

Vol. I

No. 4

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

OFFICIAL REPORT OF THE PROCEEDINGS

OF

The Seventh Day of the First Session of the First Legislative Assembly

Friday, 28th March, 1952.

Price

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

I

CONTENTS

LEGISLATIVE ASSEMBLY

SEVENTH DAY

Friday, 28th March, 1952.

The Legislative Assembly met in the Assembly Hall, Public Gardens at Ten of the clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the chair.

Repolling for the Election of Deputy Speaker

مسٹر اسپیکر - آرڈر ، آرڈر - آج کے ایجنڈے میں پہلا ایٹم ڈپٹی اسپیکر کے الکشن سے متعلق ری پولنگ کا ھے -

عام طوز پر طریقہ یہ ھے کہ جب اسپیکر کھڑا ھوتا ھے تو آنریبل ممبرس کو چاھئے کہ جہاں ھیں وھیں بیٹھے رھیں - انہیں چلنا پھرنا یا کھڑے رھنا نہیں چاھئے- اسپیکر کے آنے سے پانچ منٹ پہلے ھی بل (Beil) اس لئے دیا جاتا ھے کہ آنریبل ممبرس سہولت سے تشریف لائیں اور اسپیکر کے آنے سے پہلے ھاؤس مین اپنی اپنی جگہ لے لیں اگر اسپیکر کے آجانے کے بعد بھی آنریبل ممبرس کی آمد کا سلسلہ جاری رھے تو یہ ٹھیک نہیں - لہذا اسکی پابندی کی جائے تو مناسب ھے -

ڈپٹی اسپیکر کے الکشن کے سلسلے میں کل دو تین آنریبل ممبرس میرے پاس آئے تھے - انہون نے یہ بتلایا کہ صحیح طور پر سیکریسی (Secrecy) برتنے کےلئے بہتر یہ ھوگا کہ الکشن اسی طرح کیا جائے جس طرح کل کونسل آف اسٹیٹ کے الکشنس ھوئے تھے - ھاؤس کے لیڈر نے بھی اس سے اتفاق کیا ھے - اپوزیشن پارٹی کے ایک لیڈر نے بھی یہی طریقہ سجسٹ (Suggest) کیا ھے - میں بھی اسے مناسب سمجھتا ھوں - اب میں آپکے سامنے اس سے متعلقہ پروسیجر (Procedure) پڑھکر سناتا ھوں -

As two Members have been nominated for election to the office of the Deputy Speaker, the Assembly shall now proceed with the election by ballot. The names of the nominated candidates have been printed on the ballot papers which are kept with the Secretary. Each ballot paper bears an official mark namely the stamp of the Legislative Assembly office. Every Hon'ble Member should obtain a ballot paper from the Secretary and record his vote. With a view to ensuring secrecy of ballot, polling will be held in the office of the Secretary to the Legislative Assembly.

"The elector on receiving a ballot paper shall proceed for the purpose of recording his vote into a place screened from observation provided therefor and shall record his vote in accordance with the instructions set out on the ballot paper. He shall then before quitting such place fold up his ballot paper so as to conceal his vote and shall proceed to the ballot box provided and put the ballot paper so folded up into the ballot box.

Each elector shall vote without undue delay and shall quit the place fixed for the poll as soon as he has put in his ballot paper into the ballot box."

یہ گویا پروسیجر (Procedure) ہے -

گذشتہ مرتبہ هاؤس میں الکشن ہوئے تھے - میں سمجھتا ہوں کہ هاؤس میں الکشن کرنے کی صورت میں سیکریسی (Secrecy) ٹھیک طور سے نہیں رہتی اس لئے کہ هر بنچ پر پانچ پانچ چھ چھ اراکین بیٹھتے ہیں - ایک آنریبل ممبر کسی کے نام پر چلیپہ لگائے تو دوسرے اس سے واقف ہوسکتے ہیں - اسکے متعلق عذر کیا گیا ہے - اگر چیکہ اس طریقہ پر دوسرے اسٹیٹس میں ڈپٹی اسپیکر کے الکشن کے لئے عمل نہیں کیا جاتا - لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اوس طریقہ پر یہاں عمل کیا جائے تو احتیاط کے مطابق ہوگا اور رولس (Rules) کے خلاف بھی نہوگا -

میں پھر ایک بار اس طریقہ کو اکسپلین (Explain) کردینا چاھتا ہوں - جن معزز اراکین کو ووٹ دینا ہے وہ سکریٹری کے روم میں چلے جائیں - جہاں انہیں بیلٹ پیپر (Ballot paper) دیا جائیگا - چمبر کے اندرونی حصہ میں ٹیبل اور کرسی کا بھی انتظام کیا گیا ہے وهاں بیلٹ باکس رکھا ہوا ہے - بیلٹ پیپر پر کینڈیڈیٹس (Candidates) کے نام ہیں - آنریبل ممبرس جس کینڈیڈیٹ کو رائے دینا چاہتے ہوں اس کینڈیڈیٹ کے نام کے بازو کے خانے میں چلیپہ لگادیں - گذشتہ مرتبہ میرے پاس ایک دو کیسس (Cases) ایسے بھی آئے تھے جنکے متعلق یہ کہا گیا کہ ان میں غلطی سے چلیپہ لگایا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں اب کی بار ایسی غلطی نہیں کی جائیگی اور یوں بھی اب ہمیں ووٹنگ کا کافی تجربہ ہوچکا ہے - اس لئے میں اس مرتبہ ایسی غلطی کی توقع نہیں رکھتا - بیلٹ پیپر پر چلیپہ لگانے کے بعد اسے موڑکر بیلٹ باکس میں ڈالدیں - اس طرح پوری سیکریسی (Secrecy) قائم رهیگی - کسی کو معلوم نہوگا کہ کس آنریبل ممبر نے کس کینڈیڈیٹ کو اپنا ووٹ دیا ہے - امید ہے کہ یہ طریقہ هاؤس بھی پسند کریگا - اگر کسی کو اس طریقہ کے متعلق کچھ اعتراض ہو تو وہ اسے ظاہر فرماسکتے ہیں -

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi (Public Health and Education Minister) : Not as an objection, but as a matter of clarification, I would like to ask whether the Secretary will be considered as Returning Officer for this election.

Mr. Speaker : The point is that practically the Secretary will do all the work.

میں اس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ رٹرننگ آفیسر (Returning Officer) ان معنوں میں جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں نہیں رہینگے - جو امیدوار ہیں انہیں وہاں موجود رہنے کا اختیار رہیگا - اسکروٹنائیزر (Scrutinizer) کا جو پروسیجر (Procedure) پہلے تھا وہ اب بھی اڈاپٹ (Adopt) کیا جائیگا - پولنگ کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا جاتا ہے - میں سمجھتا ہوں اس عرصہ میں (۱۷۱) ممبرس کی ووٹنگ مکمل ہو جائیگی -

The Hon'ble Shri V. B. Raju (*Labour and Rehabilitation Ministor*) : Mr. Speaker, Sir, can the election take place outside the House ?

Mr. Speaker : There is nothing in the rules to say that it must be conducted in the House. In fact, it would be only by ballot. Whether it should be in the House or outside the House should not bother us in view of the fact that although we are not in the House, we are in the Legislative Assembly premises. This is meant only for the convenience as suggested by some Hon'ble Members.

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi (*Public Health and Education Minister*) : Mr. Speaker, Sir, It is laid down in the rules that the election of the Deputy Speaker will be on the same lines as that of the Speaker. Is this the way in which the Hon'ble the Speaker was elected ?

مسٹر اسپیکر - اس میں شک نہیں جو طریقہ ہم نے پہلے اختیار کیا تھا اس سے یہ طریقہ مختلف ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اگر ہاؤس کی رضامندی ہو تو کوئی بھی پروسیجر (Procedure) اڈاپٹ (Adopt) کیا جاسکتا ہے اور وہ قابل قبول ہوگا - اس لحاظ سے جو سجیشن (Suggestion) پیش ہوا ہے اسکو میں نے ہاؤس کے سامنے رکھا - اگر ہاؤس اسکو پسند کرتا ہے تو اسکو اڈاپٹ کیا جائیگا - اس میں شک نہیں کہ رولس (Rules) کے مطابق اسپیکر کے الکشن کے لئے جو پروسیجر ہے ڈپٹی اسپیکر کے الکشن میں بھی وہی پروسیجر ابزرو (Observe) کیا جانا چاہئے لیکن ہاؤس کے کنسنٹ (Consent) سے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جانا نامناسب نہیں - اس لحاظ سے بارہ یا سوا بارہ بجے تک ووٹنگ کے لئے وقت دیا جائیگا - اسکے بعد کونٹنگ (Counting) ہوگی - پھر دو بجے ہاؤس یہاں ری اسمبل (Re-Assemble) ہوگا اور اس وقت اسکروٹنائیزرس کی رپورٹ پڑھ دیجائیگی -

An Hon'ble Member: Mr. Speaker, Sir, I want to enquire as a matter of clarification whether the ballot papers which will be supplied today will contain five or six names like those of the previous day or will contain only two names?

Mr. Speaker : only two names.

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) - اس سے پہلے جیسا کہ آنریبل اسپیکر نے فرمایا آنریبل اسپیکر آنے سے پہلے گھنٹی بجائی جاتی ہے تمام آنریبل ممبرس کو اس سے پہلے ہاؤس میں آجانا چاہئے - جس وقت آنریبل اسپیکر کھڑے ہوں تو نہ کوئی ممبر اٹھے نہ چلے پھرے اور نہ کوئی ہاؤس میں داخل ہو لیکن دشواری یہ ہے کہ ممبرس کے دستخط کے لئے جو رجسٹر رکھا گیا ہے وہ صرف ایک ہی ہے - تقریباً (۱۶۰) معزز ارکان کو وہاں کیو (Queue) بنا کر دستخط کرنے پڑتے ہیں - جس کے لئے کافی وقت صرف ہوتا ہے - اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ دو تین رجسٹر مختلف مقامات پر رکھے جائیں تو اس میں نہ کوئی بے ضابطگی ہوگی اور نہ دقت بلکہ سہولت سے وقت پر ممبرس ہاؤس میں داخل ہوسکینگے -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں یہ ایسے چھوٹے چھوٹے عذرات ہیں جنہیں ہاؤس کے سامنے نہیں آنا چاہئے - اگر اس میں کوئی دقت محسوس ہو رہی ہو تو وقت سے پہلے آنا چاہئے - علاوہ اسکے اسکا بھی لزوم نہیں کہ ہاؤس میں داخل ہونے سے پہلے ہی رجسٹر حاضری پر دستخط کی جائے - بہر حال ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا فیصلہ آسانی سے آپ خود ہی کرلے سکتے ہیں - اتفاق کی بات ہے کہ ہاؤس میں آنے کے ساتھ ہی اسپیکر کو کھڑا ہونا پڑا کیونکہ ایک پروسیجر بتانا تھا - ظاہر ہے جب آئندہ ہاؤس کے سامنے بلز (Bills) یا کوئیسچنس (Questions) پیش ہونگے تو اس کا امکان بہت کم رہیگا کہ اسپیکر کو ہاؤس میں آتے ہی کھڑے رہنے کی ضرورت ہو - بہر حال یہ باتیں پیش نظر رکھی جائیں -

The Hon'ble Shri Devi Singh Chauhan (Rural Reconstruction Minister): Mr. Speaker, Sir, we have spent 15 or 17 minutes in taking instructions and I would request that the time for voting should be extended to 12-30 p.m.

Mr. Speaker: Yes, Full two hours will be given and I think that time will be sufficient.

میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ بارہ بجکر بیس منٹ یا جو بھی وقت مقرر کیا جائیگا اس وقت کے اندر جتنے ووٹرس پولنگ کے مقام پر حاضر رہینگے انہیں ووٹ

دینےکا ادھیکار رھیگا۔ اگر موجودہ ممبرس کی تعداد زیادہ ھونے کی وجہ سے وقت ناکافی ھوتو بقیہ ممبرس بعد میں بھی ووٹ دے سکینگے ۔

میں یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ ابھی میں نے جو طریقہ بتایا ھے وہ آنریبل ممبرس کو منظور ھے یا نہیں ۔ اگر منظور ھے تو ھم اسی طریقے سے کام لینگے ۔ کوئی آنریبل ممبر اس سے اختلاف رکھتے ھوں تو پھر میں پہلے طریقے کو اڈاپٹ کرنا مناسب سمجھتا ھوں ۔ میں یہ چاھتا ھوں کہ کسی آنریبل ممبر کے دل میں کسی قسم کا شبہ نہ رھے اورکوئی شیڈ آف ڈاؤٹ (Shade of doubt) نہ آئے ۔

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi (Public Health and Education Minister): Mr. Speaker, Sir, I have no objection to follow the procedure laid down, but if the whole House unanimously agrees to the procedure or for the deviation from the Rules, is it allowed to over-rule the Statutory Rules, already laid down ?

Mr. Speaker: The Rule is that it should be by ballot. Of course, we have followed a particular procedure. Rule 6 of the Provisional Rules, of course, relates to the election of the Speaker, and it says that :—

Rnle 6 (3) :

"....If more than one Member has been so nominated, the Assembly shall proceed to elect the Speaker by ballot."

Rule 6 (5) :

"Where more than two candidates have been nominated and at the first ballot no candidate obtains more votes than the aggregate votes obtained by the other candidates, the candidate who has obtained the smallest number of votes shall be excluded from the election and balloting shall proceed, the candidate obtaining the smallest number of votes at each ballot being excluded from the election, until one candidate obtains more votes than the remaining candidates or than the aggregate votes of the remaining candidates, as the case may be. The candidate who obtains more votes than those obtained by the remaining candidates or than the aggregate votes obtained by the remaining candidates, as the case may be, shall be declared to have been elected as Speaker."

Rule 6 (6) :

"Where at any ballot any two candidates obtain an equal number of votes and one of them has to be excluded from the election under sub-rule (5), the question shall be decided by the person presiding by exercising his casting vote."

Rule 6 (7) :

"Where at any ballot any three or more candidates obtain an equal number of votes and one of them has to be excluded from the election under sub-rule (5), the determination, as between the candidates whose votes are equal, of the candidate who is to be excluded shall be by drawing of lots."

Rule 7 :

"When, owing to the existence of a vacancy in the office of Deputy Speaker the election of Deputy Speaker is necessary, the Government shall fix a date for the holding of the election. The provisions of Rule 6, shall, so far as may be, apply to such election."

ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی پیچیدگی پیدا نہوگی - البتہ میں چاھتا ہوں کہ ھاؤس کو اس بارے میں کوئی اختلاف رائے نہ رہے -

شری وی- ڈی - دیشپانڈے (اپاگوڑہ) - ادھیکش مہودے - جیسا کہ ابھی آپ نے فرمایا ڈپٹی اسپیکر کے الکشن کے لئے جو طریقہ رھیگا وہ سیکریسی (Secrecy) کے مد نظر اختیار کیا جارھا ھے - میں سمجھتا ہوں ھاؤس کو اس میں کوئی اعتراض نہونا چاھئے - میں اسکی تائید کرتا ہوں - اسی طریقہ سے الکشن ہو تو زیادہ اچھا ھے -

مسٹر اسپیکر - اب میں اس کا پروسیجر ھاؤس کے سامنے رکھتا ہوں - میں ھاؤس کے سامنے یہ کوسچن (Question) رکھتا ہوں کہ جو لوگ اسکی تائید میں ہوں وہ " اے " کہیں اور جو اختلاف رکھتے ہوں وہ "نو" کہیں - میں والیوم (Volume) سے اندازہ کرونگا کہ موافق کتنے ھیں اور مخالف کتنے - اگر چیکہ یہ بات اہم نہیں لیکن میں چاھتا ہوں کہ ھاؤس اس پروسیجر سے واقف ہو جائے -

اب اس طریقے سے جو آنریبل ممبرس متفق ھیں وہ " اے " کہیں

ھاؤس - اے

مسٹر اسپیکر - اور جو آنریبل ممبرس خلاف ہوں وہ " نو " کہیں -

No-Noes Ayes have it.

اب میں کونٹنگ (Counting) کے لئے دو اسکروٹنائیزرس (Scrutinizers) مقرر کرتا ہوں - پہلے جن آنریبل ممبرس نے اسکروٹنائیزرس کی خدمات انجام دی تھیں وھی ممبرس مہربانی کرکے اب بھی اپنی خدمات ھاؤز کو دیں - یعنی آنریبل ممبر شری گوپال راؤ ایکبوٹے اور آنریبل ممبر شری گروا ریڈی -

اب دس بجکر چھبیس منٹ ہوئے ھیں - میں سمجھتا ہوں ووٹنگ کے لئے بارہ بجکر تیس منٹ تک وقت دیا جانا مناسب ہوگا - مجھے امید ھے کہ اس وقت تک ووٹنگ ختم ہو جائے گی - دو بجے سے ڈسکشن (Discussion) کا سلسلہ جاری رہے گا - آپ پہلے بھی ووٹنگ میں حصہ لے چکے ھیں - میں سمجھتا ہوں اب ووٹنگ کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت نہیں ہوگی - جنکو آپ ووٹ دینا چاھتے ھیں انکے نام کے محاذی چلیپا لگانا ھی تو ھے - میں سمجھتا ہوں یہ کام جلد ختم ہو جائیگا - کینڈیڈیٹس (Candidates) کو موقع رھیگا کہ پولنگ کے مقام پر رھیں - سکرٹری صاحب بھی وھاں رھینگے - آپ اگر یہ چاھتے ھیں کہ بیلٹ باکس میرے کمرے میں رکھا جائے تو ایسا بھی ہوسکتا

ہے یا اگر آپ یہ چاہتے ہوں کہ میں خود وہاں چلا جاؤں تو یہ بھی ممکن ہے - یا اگر آپ اسکروٹنائیزرس اور کینڈیڈیٹس کی موجودگی کو کافی سمجھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں میری ضرورت نہوگی - یا اگر آپ ضرورت سمجھتے ہیں تو بارہ بجکر ۳۰ منٹ پر بیلٹ باکس ایوان میں لایا جائیگا اور یہیں کھولا جائیگا - میں سمجھتا ہوں اس بارے میں بھی کسی کو عذر نہوگا -

شری وی - ڈی - دشپانڈے - جب وہاں اسکروٹنائیزرس اور کینڈیڈیٹس رہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اسپیکر صاحب کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں -

مسٹر اسپیکر - گنتی میرے سامنے ہی ہو تو زیادہ مناسب ہوگا - تکلیف کی کوئی بات نہیں یہ تو میرے فرائض میں داخل ہے -

Shri J. K. Praneshacharya (Tandur) : Who is the Returning Officer? Ballot papers should be issued in the presence of the Presiding or Returning Officer. Since this is a technical question, I seek clarification.

مسٹر اسپیکر - اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے الکشن کا جو طریقہ ہے اس میں کچھ نہ کچھ فرق ہونا چاہئے جیسا کہ آنریبل منسٹر شری پھولچند گاندھی نے کہا - سکرٹری صاحب کی پوزیشن رٹرننگ آفیسر کی ہوگی - وہ میرے کمرے میں باکس لاکر کھولینگے - اب ساڑھے دس ہوچکے ہیں - ساڑھے بارہ تک ووٹنگ ہوگی - اگر کوئی آنریبل ممبر ساڑھے بارہ کے بعد آئیں تو انکا ووٹ ریکارڈ نہیں کیا جائیگا -

شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادرگھاٹ) - ۱۷۱ ووٹس کے لئے میں سمجھتا ہوں ایک باکس کافی نہوگا - اس لئے دو باکس مختلف کمروں میں رکھے جائیں تو سہولت ہوگی - کیونکہ ایک ممبر کے لئے اگر ایک منٹ بھی صرف ہو تو اس لحاظ سے وقت کافی نہیں -

مسٹر اسپیکر - سابق میں بعض آنریبل ممبرس نے دو باکسس رکھنے پر اعتراض کیا تھا - سیکریسی (Secrecy) مینٹین (Maintain) کرنے کے لئے ایک باکس رکھنا اچھا ہے - اگر کام پھرتی سے کیا جائے تو اس وقت میں ختم ہوسکتا ہے -

شری گرواریڈی (سدی پیٹھ) - مجھے ایک چھوٹا ساسجیشن (Suggestion) پیش کرنا ہے کہ باکس اگر لابی (Lobby) میں رکھا جائے تو مناسب ہے کیونکہ سکرٹری صاحب کے کمرے میں بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں -

مسٹر اسپیکر - سکرٹری صاحب کا کمرہ دور نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں ممبرس اس ہال میں بیٹھ سکتے ہیں - جب ایک مرتبہ کسی چیز کو طے کردیا جائے تو بار بار اسکو بدلنا مناسب نہیں -

اب ہاؤز برخاست کیا جاتا ہے - دو بجے پھر ملینگے -

The Assembly then adjourned for lunch till Two of the clock.

The Assembly re-assembled after lunch at Two of the clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Sri Kashinath Rao Vaidya) in the chair.

Mr. Speaker: The scrutinisers have submitted their report according to which I find that 78 votes are in favour of Shri Srinivasrao Ekehlikar and 86 votes are in favour of Shri Pampan Gowda (Cheers from the Opposition Benches) and three votes have been rejected. The total number of votes polled is 167. So, according to this, Shri Pampan Gowda is declared elected for the office of Deputy Speakership. (Loud and continued cheers from Opposition Benches.)

I very heartily congratulate Shri Pampan Gowda upon his election and I not only hope, but am sure that he will co-operate with me as well as with the House.

Now, yesterday's discussions will continue.

Discussion on the Amendments to the Motion for Vote on Account

(Shri Papi Reddy continued his Speech).

شری پاپی ریڈی (ابراھیم پٹن - عام) - مسٹر اسپیکر، سر- کل میں اپنے ڈسکشن میں یہ کہہ رہا تھا کہ تلنگانہ سوومنٹ ایک ماس موومنٹ ھے - کس پارٹی کی جانب سے لوگوں کو مشتعل کرنے کی وجہ سے یہ مومنٹ نہیں چل رہی ھے - اسکے بنیادی وجوہات ھیں - مومنٹ ماسس ھی کی جانب سے ھوا کرتی ھے - چند لوگوں کے کہنے پر ماسس کوئی بڑا اقدام نہیں کرتے - میں آپ کو آنریبل پرائیم منسٹر ھی کے خیالات جو انہوں نے اپنی کتاب " Glimpses of World History) میں لکھے ھیں پڑھکر سنانا چاھتا ھوں - ایک پیرا گراف میں آپ کے سامنے رکھتا ھوں -

> " Ideas and economic conditions make revolutions. Foolish people in authority blind to everything that does not fit in with their ideas, imagine that revolutions are caused by agitators. Agitators are people who are discontented with existing conditions and desire a change and work for it. Every revolutionary period has its full supply of them; they are themselves the outcome of the ferment and dissatisfaction that exist. But tens and hundreds of thousands of people do not move to action merely at the bidding of an agitator. Most people desire security above everything ; they do not want to risk losing what they have got. But when economic conditions are such that their day-to-day suffering grows and life becomes almost an intolerable burden, then even the weak are prepared to take risks. It is then that they listen to the voice of the agitator who seems to show them a way out of their misery."

میں اس پر زیادہ بحث کرنا نہیں چاھتا - یہ کہا جاتا ھے کہ تلنگانہ میں در اصل لیانڈ پرابلم نہیں ھے - صرف تلنگانہ کے مسئلہ کو اکسپلائیٹ کرکے ایک رنگین تصویر

بنا کر پیش کی جارہی ہے ۔ بیشک میں بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ ایک رنگین تصویر ہے جو کسانوں اور مزدوروں کے خون سے رنگی ہوئی ہے ۔ دوسری چیز جس پر میں ہاؤس کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ایک ڈاکیومنٹ ہاؤس کے سامنے رکھا گیا ۔ اس پر میں تفصیل سے بحث کرنا نہیں چاہتا .. صرف ایک لفظ کے متعلق کہونگا جسکو بار بار دھرایا گیا ۔ وہ ہے (Overthrow of Nehru-Patel Government) ۔ ان الفاظ کو اس انداز سے بیان کیا گیا کہ ہاؤس متاثر ہو ۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ایک ایسی مشنری ہے جو اڈمنسٹریشن کو چلاتی ہے ۔ ہسٹری یہ بتلاتی ہے کہ گورنمنٹ میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ حیدرآباد کو لیجئے ۔ اسکی منسٹری میں آصفجاہی کیبینٹ آئی ۔ وہ گئی۔ لائق علی کیبینٹ آئی ۔ وہ گئی ۔ دوسری آئی ۔ اب بھی ایک دوسری کیبینٹ موجود ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ نہرو پٹیل گورنمنٹ کو محض نہرو پٹیل گورنمنٹ ہونے کی وجہ سے اوورتھرو (Overthrow) کرنا کوئی گناہ ہے ۔ کوئی گورنمنٹ جو بر سر اقتدار ہو اگر رعایا کی بیسک نیڈس (Basic needs) کو نہ دیکھے تو اس کو اوور تھرو کرنے کا حق رعایا کو حاصل ہے ۔ اوور تھرو کسطرح کرنا چاہئے یہ عوام پر ہے ۔ چند آنریبل ممبرس یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ریولیوشنری (Revolutionary) ہیں ۔ ہم بھی آپ کے ساتھ رہے ہیں ۔ ہوسکتا ہے یہ آپ کا خیال درست ہو۔ یہ لوگوں پر منحصر ہے کہ وہ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے جو راستہ مناسب سمجھتے ہوں اختیار کریں ۔ میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا کہ وہ اس زمانے میں ہمارے ساتھ تھے یا نہیں ۔ انکے ویوز (Views) اس زمانے میں کیا تھے ۔ عملی طور پر انہوں نے حصہ لیا یا نہیں۔ پری پولیس ایکشن ڈیز (Pre-Police Action Days) میں یہاں کی سب سیاسی پارٹیوں نے جن میں پارٹی ان پاور (Party-in-power) بھی شامل ہے اسٹرگل (Struggle) کیا ۔ انہوں نے کال دیا لیکن ہم نے اسکو عمل میں لایا ۔ ان میں بھی دو گروپس تھے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے ہمارے دو گروپس کی طرف اشارہ کیا لیکن آپ میں تو کئی گروپس تھے ۔ اور ہیں ۔ ایک گروپ باہر سرحدوں پر لڑتا رہا ۔ وہ بھی بندوقوں کا استعمال کرتا رہا ۔ دوسرا سٹی میں تھا ۔ اس وقت کی حکومت کے خلاف آپ نے کیا کیا ۔ اسکا ثبوت ہمارے پاس ہے ۔ کیونکہ ہم نے بھی اس میں حصہ لیا ہے ۔ تلنگانہ کی اسٹرگل (Struggle) کو آپ گوریلا وار کہتے ہیں ۔ لیکن ہم نے بیٹل (Battle) میں حصہ لیا ہے ۔ ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے ۔اس طرح ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے کہ بڑے بڑے سورما پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے ۔ معمولی تعداد سے دگنی اور تگنی تعداد کا مقابلہ کیا ہے ۔ آنریبل ممبر اسے رومانٹیسزم (Romanticism) کہتے ہیں ۔ کیا ہزاروں گولیوں کا مقابلہ کرنا آپ کی نظر میں رومانٹیسزم ہے ؟ لیکن میں عرض کرونگا جیسا کہ چیف منسٹر نے کہا یہ مشکل سے مشکل تر اور مشکل تر سے مشکل ترین ہے ۔ ایک باضابطہ فوج کے ساتھ جس کے پاس سب کچھ ہو ٹوٹے پھوٹے ہتیاروں سے مقابلہ کرنا معمولی بات نہیں ۔ اس کا سمجھنا مشکل ہے کہ ہم نے کس

طرح سشکل سے مقابلہ کیا - ہم اس وقت اسی سر زمین پر تھے - بارڈر کے پاس نہیں تھے- یہیں رھکر اپنی ماں بہنوں کی عزت کی حفاظت کر رہے تھے جس طرح ایک " سن آف دی سائیل (Son of the soil) کو اپنا حق ادا کرنا چاھئے - کیا اسی کو رومانٹیسزم کہتے ھیں- میں آپ ھی کی وکابلری (Vocabulary) کا استعمال کررھا ھوں -

میں نہیں چاھتا کہ تفصیلات میں جاؤں اور اگر میں اپنی کہانی سناؤں تو ایک بڑا ناول ھو جائیگا - میرے ڈیٹنشن (Detention) کے آرڈر میں تو لکھا گیا تھا کہ " You are the Robin Hood of Deccan " اتنا بڑا اعزار دیا گیا - اتنی بڑی عزت کی ضرورت نہ تھی - خیر میں شکریہ ادا کرتا ھوں ان لوگوں کا جنہوں نے مجھے یہ اعزاز عطا کیا - تلنگانہ میں جو قربانیاں ھمنے دی ھیں انکو نظر انداز کرکے یہ کہا جاتا ھے کہ یہ رومانٹیسنیزم ھے - پولس ایکشن کے بعد جب یونین کی فوج یہاں داخل ھوئی میں اس وقت بیمار تھا اور بارڈر (Border) پر تھا - مجھے معلوم ھے کہ یہاں کی فوجوں نے یونین کی فوجوں کا مقابلہ نہیں کیا - یونین کی فوجیں داخل ھوگئیں - اور تین چار دن میں پارٹیوں پر پابندیاں لگادی گئیں - اس پر بھی غور نہیں کیا گیا کہ ان پارٹیوں کا کیا پروگرام ھے - یہ خود اس بات کا ثبوت ھے کہ آپ ھر پارٹی کو کچل دینا چاھتے ھیں - میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ ھتھیار چھوڑ کر جو لوگ آپ کے سامنے آئے انکے ساتھ آپ نے کیا سلوک کیا - آپ نے کسی کو نٹوریس کمیونسٹ (Notorious Communist) کہکر گرفتار کرلیا اور کسی کو کچھ کہکر - میں نہیں سمجھتا یہ نٹوریس کمیونسٹ کیا ھے -سیریس کمیونسٹ (Serious Communist) کونسا ھے - ڈینجرس کمیونسٹ (Dangerous Communist) کونسا ھے - اور معمولی کمیونسٹ کونسا - ممکن ھے گورنمنٹ کی پولیس نے اس بارے میں کوئی خاص وکابلری (Vocabulary) بنائی ھو - اسکے بعد ریپریشن (Repression) کا دور شروع ھوا - تلنگانہ کے کسانوں نے اپنے مسائل کی طرف دیکھا کہ وہ حل ھو رہے ھیں - یا نہیں - یہ نہیں دیکھا کہ آصفجاھی گورنمنٹ ھے یا لائق علی گورنمنٹ ھے یا نہرو گورنمنٹ - انہوں نے دیکھا کہ نام بدل رہے ھیں لیکن ابھی پالیسی نہیں بدلی - آپکا ریپریشن جاری رھا - فورسس منگوائے گئے - اسکا کافی ثبوت ھے - کل میں نے ایک لفظ استعمال کیا تو برا معلوم ھوا - میں پوچھنا چاھتا ھوں کیا کوئی صداقت سے کہ سکتا ھے کہ ریپس (Rapes) ھوئے ھی نہیں - میں آنریبل ممبر سے پوچھتا ھوں کہ کیا تلنگانہ میں ریپس نہیں ھوئے - اسکو جھٹلانا ممکن نہیں - میرے پاس ثبوت موجود ھیں- تلنگانہ میں وہ ماں بہنیں موجود ھیں- اگر آپ دیکھنا چاھیں تو میں پیش کرسکتا ھوں -

The Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi (Public Health and Education Minister): On a point of order, Sir, the Hon'ble Member is again violating the order, given by the Hon'ble Speaker yesterday.

Shri V. D. Deshpande (*Ippaguda*): Mr Speaker, Sir, I do not think that, in any way, the Hon'ble Member from Ibrahimpatnam is dishonouring your direction. It is the right of every Member of this House to express his feelings unfettered as long as it is not unconstitutional. When hundreds and thousands of such rape instances are taking place in Telangana, and we are going to demand for a Commission about them and are prepared to prove that such things are happening in thousands of villages, I can't understand why our real feelings should not be expressed under this plea or that plea. Therefore, I submit that such interruptions on behalf of the Ruling Party are quite unneessary and not appreciable.

Shri M. S. Rajlingam (*Warangal*): I feel that they are not relevant to the subject in question.

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ جو لفظ کل استعمال کیا گیا تھا اسے انہوں نے واپس لے لیا ھے - لیکن جنرل طور پر اسکا رفرنس دیا جا رھا ھے - جنرل رفرنس دیا جاسکتا ھے - لیکن ان چیزوں پر زیادہ بحث کرنا مناسب نہوگا - کل بھی انہوں نے کافی دیر تک سپیچ (Speech) دی ھے - میں سمجھتا ہوں کہ انکے اور بھی پوائنٹس ہونگے جو ھاؤس کے سامنے رکھے جاسکتے ھیں - وقت بھی زیادہ ھوتا جارھا ھے - ممکن ھے بعد میں ٹائیم لمٹ (Time limit) لگانی پڑے -

شری پاپی ریڈی - مجھے معلوم ھے کہ اور بھی ممبرس ھیں جنکو تقریر کےلئے وقت کی ضرورت ھے - لیکن ایک پائینٹ آف آرڈر ریز کرکے ایک حقیقت پر پردہ ڈالا جارھا ھے - میں ھاؤس کے سامنے یہ چیز صاف صاف کہدینا چاھتا ھوں کہ پولس اور فورسس کی وجہ سے بہت سے واقعات ھوئے ھیں انکو واپس کرکے مشنری کو صاف کیا جائے - پچھلے دور میں بھی یہی ھوا - میں کہونگا کہ اگر آپ پولیس رکھیں تو اسکی ضرورت ھے اور اگر نہ رکھیں تو اسکی ضرورت نہیں - ھر جمہوریت پسند آدمی یہ چاھتا ھے کہ یونین فورسس کو جلد سے جلد گھوڑے پر سوار کرکے واپس بھجوادیا جائے تاکہ ھمارے پیس (Peace) میں خلل نہو اور ان پر جو اکسپنسز (Expenses) ھو رھے ھیں ھم انہیں نیشن بلڈنگ ورکس (Nation Building Works) کےلئے استعمال کرسکیں -

مجھے جیلوں کے بارے میں بھی کچھ عرض کرنا ھے - کیونکہ مجھے کم از کم لائق علی حکومت کے زمانہ میں جیل میں رھنے کا موقع ملا ھے - جیلوں کےلئے جو رقم رکھی گئی ھے اس میں کمی ھونی چاھئے اور اسی کےلئے ایک امنڈمنٹ لایا گیا ھے - شاید ھاؤس کو یہ خیال ھو کہ رقم میں کمی چاھی جاتی ھے اور ساتھ ھی قیدیوں کو سہولتیں دینے کا مطالبہ بھی کیا جاتا ھے - ھاں یہ صحیح ھے - میرا مطلب یہ ھے کہ جو بجٹ منظور ھوتا ھے اسکو صحیح معنوں میں استعمال کرنا چاھئے - اس مد میں جو

ایٹمس ھیں وہ اتنے اررلیونٹ (Irrelevant) ھیں کہ اصل مطلب تو پورا نہیں ھوتا اڈمنسٹریشن پر فضول خرچہ ھوتا ھے - کئی چیزیں ایسی ھیں جو محض ڈپارٹمنٹ کے پامپ اینڈ شو (Pomp and show) کےلئے ھوتی ھیں - انہیں ختم کیا جائے اور اس طرح بچنے والی رقم کو قیدیوں اور نظربندوں کے رھن سھن کے انتظامات اور غذا پر صرف کیا جائے - کئی بیمار قیدی ایسے ھیں جنھیں پیلوڈرین (Paludrine)کی گولی تک نہیں ملتی - جیلوں میں ایسے کمرے ھیں جن میں آڑا تک نہیں سو سکتے - مجھے خود ایک گمچی میں رکھا گیا تھا - جس میں آڑا نہیں سو سکتے - جیل کے کمروں کے ڈبل دروازے ھوتے ھیں - ایک اندر سے اور دوسرا باھر سے - ان ساری سختیوں کے باوجود یہ کہا جاتا ھے کہ انتقام نہیں لیا جا رھا ھے - کیا یہ پولیٹیکل پرزنرس (Political Prisoners) کے رکھنے کا طریقہ ھے - یہ انتقام نہیں تو کیا محبت سے کیا جارھا ھے ؟

ایک اور چیز کی طرف توجہ دلانا چاھتا ھوں کہ ڈیٹینیوز (Detenues)کو جب ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ھے تو انکے ساتھ ایک گارڈ ھوتا ھے جسکو " بدرقہ " کہا جاتا ھے - اس بدرقہ کے ساتھ ایک جیل سے دوسری جیل میں بھیجا جاتا ھے - اور یومیہ بھتہ چھ آنے دیا جاتا ھے - یہ ھے ڈیٹینیوز پر خرچ - جوقابل توجہ ھے - خرچ کس پر کیا جاتا ھے - باغوں پر - تاکہ گوبی اور ٹماٹے کھانے کو ملیں - افسروں کے پاس ان باغوں سے ترکاریاں جاتی ھیں - ھر ڈپارٹمنٹ کی فرمائش وھاں آتی ھے - آنریبل فینانس منسٹر تو کہتے ھیں کہ ھم ڈیٹینیوز (Detenues) کےلئے بجٹ میں گنجائش رکھتے ھیں لیکن میرا تجربہ اور ھے - میں تین سال وھاں رھکر سرٹیفکٹ حاصل کرچکا ھوں - مجھے معلوم ھے وھاں انڈسٹریز کا فنڈ ھے لیکن کیا ان فرمائشوں کی تکمیل کے بعد فنڈ بڑہ سکتا ھے؟ - کیا آپکو معلوم ھے کہ وھاں کے جوانوں کو جنہیں " برقنداز " کہا جاتا ھے کس طرح استعمال کیا جاتا ھے - داروغہ کے مکان پر کچھ - سپرنٹنڈنٹ کے مکان پر کچھ - اسسٹنٹ کے مکان پر کچھ - اور یہ برقنداز ڈیٹینیوز کے ساتھ ایسا بیرحمانہ سلوک کرتے ھیں کہ جو انکے بید کھائے ھیں وھی اسکو بہتر جان سکتے ھیں - کیا آپ جیل کے اسی انتظام کےلئے اتنا بجٹ منظور کروانا چاھتے ھیں - آخر آپکی پالیسی کیا ھے یہ تو بتلا دیجئے -

اب میں لینڈ پرابلم کے بارے میں کچھ کہنا چاھتا ھوں - آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ تلنگانے کا پرابلم لینڈ پرابلم (Land Problem) نہیں - تو کیا وہ کھانا زیادہ ھوکر لڑرھے ھیں - نہیں میں کہونگا کہ تلنگانے کاپرابلم لینڈ پرابلم ھے - ھمارے پاس جو بھی طریقہ ھے وہ پرانا سڑا ھوا طریقہ ھے - بیشک ھم جاگیرداروں کے خلاف ھیں - ھم چاھتے ھیں کہ ("Land to the tiller") کا طریقہ ھو - آپ کہتے ھیں کہ وھاں رعیت واری سسٹم ھے - اگر تلنگانہ میں رعیت واری سسٹم ھوتا تو چنا ریڈی پرتاب ریڈی کو ایک لاکھ ۳۰ ھزار ایکڑ کا پٹہ نہ ھوتا - اسی کو آپ رعیت واری

سسٹم کہتے ھیں - ایسے ایک دو دیسمکھ وھاں نہیں ھیں - انکے مظالم بیحد بڑھے ہوئے ھیں - آپ انکے مظالم کو نہیں جانتے - انکی حالت یہ ھے کہ گاؤں میں کوئی شخص چپل پہنکر نہیں جاسکتا - اگر کوئی گھوڑے پر بیٹھ کر گاؤں میں سے گزرتا ھے تو اسے جوتے مارے جاتے ھیں - لوگ غلام سمجھے جاتے ھیں - یہ صرف زمین کی وجہ سے ھے - پھر تلنگانہ کا پرابلم لینڈ پرابلم نہیں تو اور کیا ھے ؟

ٹاپ ھیوی اڈ منسٹریشن (Top-heavy administration) کے بارے میں یہ کہا گیا کہ گوروالا کمیٹی کی سفارشات عمل میں لائی جارھی ھیں - لیکن میں کہونگا کہ یہ سفارشات صرف اھلکاروں ، صیغہ داروں اور چھوٹے درجہ کے لوگوں کی حدتک عمل میں آرھی ھیں - بڑے درجہ کے لوگ اس سے بالکل محفوظ ھیں - بہرحال میں یہ کہونگا کہ ٹاپ ھیوی اڈمنسٹریشن اگر آناً فاناً بدلا نہ جاسکے تو کم از کم اب جبکہ فل پاپولر (Full popular) کانگریس گورنمنٹ آچکی ھے اسے جلد سے جلد ختم کرنا چاھئے - گزیٹیڈ عہدہ داروں کی تعداد جو زیادہ ھے اسے کم کرکے زیادہ مڈل کلاس سرونٹس رکھے جاسکتے ھیں - میرا ذاتی تجربہ ھے کہ گزیٹیڈ عہدہ دار کام کم کرتے ھیں - جو کچھ کام کرتے ھیں وہ مڈل کلاس آفیسرس یا اھلکار کرتے ھیں - گزیٹیڈ عہدہ داروں کا کام تو بس سائین (Sign) کرنا ھے - آپ تخفیف تو کرتے ھیں مگر دوسرے راستے سے کرتے ھیں جو صحیح راستہ نہیں -

You are starting at the other end, not affecting the people whom it should affect.

میں کہونگا کہ یہ جو تخفیف کے ذریعہ بیروزگاری کو بڑھایا جا رھا ھے اسکو روکا جائے - چپراسیوں یا کلرکس کو تخفیف کرنے سے ٹاپ ھیوی اڈمنسٹریشن میں کمی نہیں ھوسکتی - گور والا کمیٹی کی سفارشات کو روبہ عمل لانے سے کوئی فائدہ نہیں ھوسکتا - شاید میں ھاؤس کا کافی وقت لے چکا ھوں لہذا پھر کسی وقت اپنے خیالات کا اظہار کرونگا - میری استدعا ھے کہ ان پوائنٹس کو سامنے رکھتے ھوئے لیڈر آف دی ھاؤس اور موجودہ کیبینٹ پولیس بجٹ پر غور کرے - سنہ ۵۱ - ۱۹۵۲ع کا جو اسٹیمیمٹ بجٹ تھا اس سے موجودہ بجٹ میں صرف (۴۰) لاکھ کا فرق ھے - تو پھر ھم یہ کیسے توقع کرسکتے ھیں کہ آپ یونین پولیس کو واپس کررھے ھیں - میں نہیں سمجھتا کہ باھر کی فورسس واپس ھو جانے کے بعد فرق صرف (۴۰) لاکھ کا ھی ھوسکتا ھے - میرے خیال میں تقریباً دو کروڑ کا فرق ھونا چاھئے - لہذا میں پر زور اپیل کرتا ھوں کہ جو بجٹ پیش ھوا ھے اسے روائیز (Revise) کیا جائے - اور باھر سے آئی ھوئی پولیس فوراً واپس کردیجائے - یہاں آپ نے بیچ - یس - آر - پی بٹالین قائم کئے - لیکن آپکو یہاں کے لوگوں پر اعتماد نہیں - باھر کے لوگوں کو آپ بھرتی کرتے ھیں - کل ھی میں نے عرض کیا کہ آپ کا گلٹی کانشنس ھے - کیا یہ اسکا ثبوت نہیں دیتا - افسوس کہ آپ کو یہاں کے لوگوں پر بھی اعتماد نہیں - مگر یہ تو آپ کا سرمایہ دارانہ طریقہ ھے - یہ وہ سامراجی چال

ہے جو پہلے استعمال کی جاتی تھی - یعنی جب ایک جگہ گڑبڑ ہوتی تو دوسرے مقام کی پولیس استعمال کی جاتی - اگر بنگال میں گڑبڑ ہو تو بھوٹان کی پولیس - مدراس میں گڑبڑ ہوتو پنجاب کی پولیس بلائی جاتی تھی - لیکن یہ پالیسی اس وقت غلط ہے - یہاں کی پولیس کے کئی لوگوں کو نکالدیا گیا ہے اور وہ بیروزگار ہوکر پھر رہے ہیں اور آپ باہر سے لوگوں کو بلاتے ہیں - اس زمانے میں تو آپکو عوام میں اپنا اعتماد پیدا کرنا چاہئے -

آنریبل چیف منسٹر اور لیبر منسٹر نے فرمایا کہ گورنمنٹ کے ساتھ کوآپریٹ (Co-operate) کریں - آپ کہتے ہیں کہ کانسٹی ٹیوشن کے تحت بغیر معاوضہ (Fair compensation) کے کوئی جائیداد حاصل نہیں کی جاسکتی - اس لحاظ سے فیر کامپنزیشن فکس (Fix) کئے گئے ہیں اور جاگیرات اور اراضیات کے معاوضے اسی کے لحاظ سے دئے جا رہے ہیں - میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ جب عوام میں سیاسی شعور پیدا ہوجائیگا و عوام کانسٹی ٹیوشن کی جدید ترتیب کا مطالبہ کرینگے - لیبر منسٹر کہتے ہیں کہ تب جد وجہد کریں ہم سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے - ایک طرف تو آپ کوآپریشن چاہتے ہیں اور دوسری طرف جدوجہد کرنے کے لئے کہا جاتا ہے - یہ کانسٹی ٹیوشن کے خلاف ہے -

The Hon'ble Shri V. B. Raju (*Labour and Rehabilitation Minister*) : (Interrupting) It is a wrong interpretation of my speech.

Shri Papi Reddy : Whether it is wrong or right, it is what I have heard. If the Hon'ble Labour Minister wants to clarify, he can. I think, most of the Hon'ble Members of the Opposition Benches will agree that it is the correct interpretation.

ان چند الفاظ کے ساتھ میں رخصت ہوتا ہوں -

Shri M. S. Rajalingam (*Warangal*) : Mr. Speaker, Sir, I have been closely following the debates since yesterday and reading in between the lines of the utterances of the various Hon'ble Members. I have come to the conclusion that there are certain factors which have been considered as major in opposing this budget.

To start with, there were certain psychological reactions to certain incidents which they encountered in their own life and then the question of organisational advantages also was in view. In their attempts to oppose the budget, I also observed that they even went to the extent of justifying certain acts reflecting maladministration. These were the major considerations that prompted them to talk in that tenor. That is my feeling and that of all the Hon'ble Members.

If the question had been viewed from a different angle keeping in view the funds made available and also the expenditure

envisaged, it would have, probably, yielded alternate suggestions to minimise the expenditure without prejudicing the efficiency of the administration as also enabling us to appreciate the intent working behind the allotment against the items concerned. Such a healthy criticism deprecating the low level of efficiency and other allied matters would have been very helpful.

Although the Opposition Members ostensibly seem to have partially succeeded in their attempt at condemning the budget and exposing the treasury bench, I feel they have not done justice to the House. The amendments moved by them do not achieve their purpose. I now, draw the attention of the House to the manner in which the other Hon'ble Members of the House tackel the issue.

We had the honour of hearing the arguments advanced by the Opposition Members in support of amendment No. 1. The Cut Motion was exclusively based on the single argument against Jagirdari and Zamindari system. Somehow I felt that did not constitute a sufficient ground for such a Cut Motion. I am sure, Hon'ble Members of the House are not convinced of the argument advanced by the Opposition Members.

Regarding amendment No. 2, one Hon'ble Member expressed in vague terms about the petrol used by Officers and he, perhaps, apprehended that once an expenditure is earmarked against an item, it should necessarily be exhausted. Having that fear in mind, he wanted that that Cut Motion should be accepted. I feel, Sir, that this is not the way to advance an argument in support of the amendment.

Regarding amendment No. 3, Sir, the Hon'ble Member had put forth the argument, that he was not informed of being a member in supervision of jails at present and there existed some inconveniences in the jails. I feel, Sir, the inconvenience he mentioned and the reflections he cast upon the jail administration are quite sufficient to justify the original demand against jails. Perhaps, Sir, unconsciously he was trying to vote for this item. That is the impression I had regarding speeches on amendment No. 3.

Regarding item No. 4, Sir, I may point out that the past was recalled in the House perhaps with a view to reminding us to correct our behaviour in the future, or, perhaps, with a view to establish that the other party was at wrong. But, I feel, Sir, that that argument was not quite convincing to this House. No amount of argument nor any amount of trying to magnify the excesses of the police or the military could have been a proper ground to amend this Budget.

According to their own view, this was not the proper method. The Hon'ble Member has referred to the armed police. When he said 'armed police', I take it, Sir, that he is against violence committed or is likely to be committed by the armed police. I appreciate his sentiments and the fineness of his thought and I am confident if this is reciprocated also by the other Opposition Benches, the items of expenditure on police will naturally come down. Our Hon'ble the Chief Minister has been assuring the House that it is not incumbent upon them to use all the amounts earmarked for police, but at the same time, he also said Sir, that if there will be proper reciprocity on the part of the Honble Members on the other side, he will naturally see that it is utilised in certain nation-building activities. This must have convinced the other side. I am confident, Sir, that in view of the fact that, our approach to the problem of armed police or military is based on hatred towards violence, even the Hon'ble Members on the opposite side will agree that the cultivation of non-violent thought is the first requisite. It is in this context, Sir, that any Government, may it be the people's democracy, as the Hon'ble Member visualises, or any other type of Government, which we visualise, is going to be stable. Beyond that it is doubtful whether any sort of Government can be stable. Such being the case, I am very anxious to know and see how far the opposition Members along with us would try to see that the underground hostiles and every such other element would really take to non-violent thought and would contribute to the creation of a non-violent society, wherein our democratic Government, in its full-fledged form could peacefully function. There had also been a reference in his speech that too perhaps unconsciously—to the need of a political solution for this state of affairs. If the Hon'ble Member had said that he is in need of a solution either on the social or economic plan, I might have really understood it in its true sense, but when he said that he is in need of a political solution, I am anxious to know whether he really means that it is the transfer of power from this side of the House to that side. If that be the case, the solution is naturally very far off.

Shri V.D. Deshpande : (Interrupting) Mr. Speaker, Sir, I said that the problem needs a political solution. I do not need any solution.

Shri M.S. Rajlingam : Even then my stand is, Sir, that he has unconsciously hinted his own view point, however much he may try to amend it at this stage. Being of this view, I can assure you, Sir, that the correct approach for us will be to join hands with other parties, as we have pledged ourselves to the Indian.

Constitution, and on social and economic plane we should evolve such programmes and policies whereby we could do real justice to the poor and whereby their grievances could be redressed. If such a thing is done, I feel that the purpose of our being elected from our respective constituencies would really be served. There was also a reference to the documents read by the Hon'ble the Chief Minister by a certain Member of the Telangana Defence Committee, as he happened to claim it. Because the documents have not been produced before a Court of Law, he feels that the documents are not true. There are many documents, Sir, which have not come before a Court, nor the Judge, nor a Lawyer. That does not, however, mean that they are untrue. Therefore, Sir, however much he may have tried to convince the House with his argument about the documents, I uphold the truth of the documents that have been placed here and read by Hon'ble the Chief Minister. In the last stage of yesterdays' debate, we were feeling that the Opposition Members were trying to contradict one another about the relations they had with the underground hostiles. I do not know, Sir, whether the Hon'ble Members of the Opposition have really anything to do with them. One of the Opposition Leaders while referring to them said that it was 'individual terrorism'.

Shri V.D. Deshpande : (Interrupting) Again, Sir, I request the Hon'ble Member that the things which I have not said should not be put in my mouth. I never said it was 'individual terrorism'. The other day, when the point was placed by one of the Hon'ble Members on this side that for every 4 or 5 miles there is a man with a gun, then on that point I clarified that no political party would stand for 'individual terrorism'. I never meant, nor do I mean, that 'individual terrorism' was there, and he should not put words in my mouth which I have not said.

Hon'ble Dr. Chenna Reddy (Supply Minister) : I would like to submit, Sir, that when an Hon'ble Member is making a speech he should not be interrupted so often, and the Hon'ble Members should not take the opportunity of replying each sentence at every step and interrupt him each time.

Shri M. S. Rajalingam : In view of the clarification the Hon'ble Member of the Opposition has given, I leave it, Sir, to the House to form its own opinion ; but as it struck me and as I understood it, I was feeling that there were certain contradictory statements by the Hon'ble Members of the Opposition regarding their relations with the underground hostiles and their activities. Some Hon'ble Members referred to it, Sir, as being 'individual

terroristic activities' while some said that it was a part of the 'insurrectionary programme'— if I can use their language-but these statements do not justify the amendments moved by any Member of the Opposition Benches. I am confident, Sir, that these contradictory statements had given sufficient strength to our stand and to the estimates which the Government had already placed before us. So much about yesterday's discussion. Although I had not sufficient time to calculate the figures to let the House know, here and now, how certain changes could have been effected in the Budget, I wish to draw the attention of the House to certain observations, which I have to make regarding the items on the Budget.

Regarding Land Revenue, Sir, I feel that there is not much difference in the figures of last year and that of this year. I thought that there would be some difference, though may be to the disadvantage of the Government to a certain extent. Here in some cases the rate of assessment on the wet land is Rs. 20 per acre whereas in certain parts of the Krishna and Godavari Districts—where regular irrigation resources are available and perhaps to the maximum degree, the rate does not go up to more than Rs. 10. At the same time, Sir, there are lands under wells, which are being treated as wet lands. If a proper approach had been made to this, perhaps, the figure, as far as the land revenue is concerned, would have been a bit low which would have been a welcome feature if it really had been done. In this connection, I want to draw the attention of the House also to the lands that are being distributed by the Government. No doubt it is a long cherished dream of the poor kisan to have a few acres of land and, perhaps, Sir, it is also the wish of all of us that we should furnish him with such pieces of land, but, at the same time, only giving them lands is not the way in which we can do real justice. I am afraid, Sir, giving of lands is also bringing in fresh complicated issues as there are reports that people who have been obtaining these, have neither bullocks to plough nor proper manure for their fields. So, Sir, any such move should be to make every land that we give an economic unit and to this end there must be co-operation and co-ordination of all Departments, and we should make an all-out drive in this affair, lest the purpose of our giving lands to them should fail.

Regarding Prohibition and Excise, the figures are there and I do not want to say much about them, but we have pledged ourselves to a policy of gradual prohibition. In the field of prohibition, instances are not wanting wherein there is much corruption, specially on the borders, where a 5-mile belt should have been

left as dry area. If prohibition is to be successful, corruption in these parts should be removed fully and adequate steps taken to implement this. Moreover, on the excise side, I have to say that as long as the middleman (Mustajar) between the toddy-tapper and the Government is there, there will not be equitable distribution of profits among the poor and hence I suggest that the 'Mustajar' system should completely cease. May it be due to the activities of the hostiles or may it be due to the 'individual terroristic activities' of others who are inclined to do so, it has really happened that many trees have not been numbered. As a result we have lost much revenue on this side. It would have been possible, if slight efforts had been made in a strong way, that the excise figure on the income side would have gone a bit high.

Regarding stamps, Sir, many of us had the occasion—and moreover the necessity—to fill in the declaration forms. We feel that the Indian Stamps Act not having been fully implemented here, has resulted in certain complications which could have been avoided, if it had been done so.

On the forest side, Sir, there are reports from various quarters that in some places in the forest area where the hostiles are functioning, the forest guards are being terrorised and the forests are being denuded with the result there is a continuous loss of revenue on this side. Moreover, Sir, by taking advantage of this situation—we have also been told—that undue influence has been brought to bear upon the Government to have biddings at a very low level, as a consequence of which, the figure of receipts is low. Really this figure ought not to have been based on the last year's figure, because of the above situation. It would have been better if the receipt figure had been based on an average for 5 or 6 years or even 10 years.

Regarding the Motor Vehicles Act and the figures that have been shown there, I feel, Sir, that it is advisable that there should be an increase in the taxation on the motor cars. The total abolition of the customs is being done slowly and while so doing, the sales-tax is being gradually increased or fresh avenues are being explored to see that the income of the State does not fall. It is a good thing, Sir, but we had been feeling—and that is also the feeling of many a merchant—that in their anxiety to increase the revenues of the Government and, perhaps, 'karguzari' the officers connected with the Slaes-Tax Department, to a certain extent, have been resorting to certain forcible ways to implement Sales-Tax Act. The net result has been that

a case is pending in the High Court regarding this. As such I do not like to speak on this at length. But I would not fail here to report the feelings of the merchants in paying the sales-tax. In many a case, the treatment meted out to them in the collection of the sales-tax is something similar to that of a policeman to a thief. It is a general remark, Sir, and I feel it is better that the officers concerned are advised to give decent treatment to the merchants because it is a permanent source of income which we are getting wilfully and voluntarily.

On the Police side, I am afraid, much infiltration is going on, *i.e.*, infiltration by the anti-Governmental forces. That is what I mean when I say 'infiltration'. Moreover, there is a general demoralisation that has stepped in into the Police cadre, the reasons for which are many and which, perhaps, need no mention here.

On the Education side, the figures do not in any way appear to be satisfactory. We have seen the figure and, in reality, the money which has been earmarked for this is a bit less also. This includes grants to Intermediate Arts Colleges. Regarding these grants, I have to say one thing, *viz.*, that these grants are not sufficient and it is better to increase the grants although there may not be a possibility now, but this may be kept in view for the future. There are three Colleges in Maharashtra, (*i*) The Siddartha College, (*ii*) The Aurangabad College, and (*iii*) the one in Nanded; and also one in Karnataka. We have only one College in the whole of Telangana, *i.e.*, in Warangal and that too an Intermediate College. I would draw the attention of the Government to see that the number of Colleges in Telangana is increased at least to one more and the present Intermediate College be converted into a full-fledged College. The figure for the primary school education is not satisfactory and we feel the figure is much less. When we really have an urge to promote primary education, it would have been better, Sir, if due justice had been done to this item. Although funds have not been separately earmarked for grants to Local Bodies for Secondary Education, the item is there. Local Bodies taking over the Secondary Education is a welcome feature, and I am confident that this would nearly give full work to the Local Bodies and, perhaps, make them vigorously function on this side. In this connection, I wish to draw the attention of the Hon'ble Members to the tuitions that are undertaken by teachers. I am afraid, Sir, undertaking of tuitions by teachers has become a common feature today and, as such, I feel that teachers are saving their energies for tuitions outside, and, therefore, proper teaching or coaching

is not given inside the schools. It is better we prohibit these teachers from undertaking tuitions. It is a strange thing in society that things of this sort which should not happen are going on. I do not know whether they are the things that could be really expressed here because they reflect on the general morale of the people, but still I venture to say that the teachers who are really responsible for keeping up the morale and educational standards of the students are generally coming under the threats of the students to give them pass marks. There are also instances where teachers in certain institutions have adopted a regular course of giving pass marks to the students provided they fetch certain amounts. These are things which should not happen and I feel that on the part of the Government and the public too, there should be a strong vigilance over this and it should be the duty of every Hon'ble Member here to see that these things are stopped.

Regarding Primary Education to which I was referring, Sir, although the primary education is not under the Local Bodies yet, in the light of the Budget, I feel that the stage has not come when the primary education or primary schools should be kept under the Local Bodies. Perhaps, it is a very dangerous risk that the Government will be taking if it tries to hand over the primary education to the Local Bodies, although I am really in favour of the secondary education being taken up by the Local Bodies. If, at any stage, the Local Bodies should take up the secondary education, I prefer there should be supervisory committees with representatives of Government and non-officials to study the functions and, at the same time, look to the proper working of the institution. With the little experience I have, I feel that the office of the Divisional Inspector is a burden.

Mr. Speaker : Is it necessary to go into all the details of the Education Department? It may be relevant, but is it so relevant to go into all the details regarding school teachers, tuitions and so on?

Shri M.S. Rajlingam : I feel, Sir, that these are important points which, although may not be very very relevent at this juncture may go a long way in trying to help the formulation of the full Budget which is going to be presented after three months. I am confident that this would save much of the discussions then. It is only to help the formulation of that, I am speaking now, but in spite of it, in view of the observation made by you Sir, I am trying to cut short.

The post of the Divisional Inspector of Schools is a burden and I feel, Sir, that this could be abolished and the Inspector of Schools could be entrusted with his work. The responsibility of the Nazirs today is just to inspect 120 schools. I feel that, owing to the lack of vigilance, there are many primary schools which are not functioning at all and which are only functioning on paper. It would be better if the Inspector of Schools is fully empowered to do the job of the Divisional Inspector of Schools and, at the same time, the Nazirs be only given 40 schools so that they may exercise strict vigilance over them.

Regarding Adult Education, I am afraid that no concrete work has been done. There is an Adviser to Adult Education and his report has not yet been published. There is also a grant regarding the social education from the Government of India, but, in spite of it, Sir, material results have not been coming forth regarding Adult Education.

Regarding Basic Training Schools here, we have got a Convener to the Special Committee for Basic Education and it is better that he should be fully conversant with that particular branch of the education. Unless and until we have persons who are fully acquainted with the subject and who have really taken it as a life mission, I feel, Sir, that functioning of these schools would not be successful and the amount we spend on this would be a mere waste.

Regarding Asafia Library, I had the occasion of going there once or twice and I feel that the regional language books are not there or at least to our satisfaction and we had better increase this side.

On the Medical side, I feel that the mobile units have been found successful and it is better that on the veterinary side also we have such things.

There are certain items of expenditure regarding palaces and it is better they are met from the privy purse itself. It would save us an amount of nearly Rs. 22,000.

I now come to the Labour question. It will be in the fitness of things, Sir, that we should consider the Bonus Equalisation Fund just as we have got a Dividend Equalisation Fund for the share-holders. And also regarding the Industrial Trust Fund it is better that we should have a Committee to go into the functioning of the Trust and see whether proper results have been achieved.

In the Explanatory Memorandum in Part II, reference has been made to the Tungabhadra Project and it is expected, Sir, that it would be completed between 1953-54. It would be better if this machinery is shifted to Nandikonda Project and similarly the Musi Project be taken up at Solipet. By spending one crore of rupees, 35,000 acres of dry land is going to be converted into wet land and it will go a long way to help the disturbed areas of Suryapet, Nalgonda and Miriyalguda. This is all what I want to say. These are points which really need some consideration in utilising the expenditure more usefully.

آنریبل شری پھولچند گاندھی (پبلک ھلتھ اینڈ ایجوکیشن منسٹر) - میں اپنے بھاشن کو اسی حد تک رکھونگا جس حد تک بجٹ کے فیگرس (Figures) کا سمبندھ ہے اور جتنا بھی ویورن (विवरण) کرنے کی ضرورت ہے - تین چار روز سے میں دیکھ رہا ھوں کہ پچھلے چار کانگریسی وزراء پر اعتراضات کی ایسی بھر مار کیجارھی ہے جیسے کہ وہ ملزمین کے کٹھرے میں کھڑے ھیں - ھونا بھی یہی چاھئے کیونکہ یہاں ھماری تعریف کے لئے کون بیٹھا ہے - میں ھاؤز سے یہ التجا کرونگا کہ پچھلے چار سالوں میں ھمنے کیا کیا اسے وہ دیکھے - میں یہ نہیں کہتا کہ اگر ھم سو رہے ھیں تو ھمکو جگانا نہیں چاھئے لیکن صرف ورودھ کی خاطر باتیں دھرانا - ایسی باتیں دھرانا جنکی کوئی بنیاد نہو ٹھیک نہیں - باتوں کو صحیح ناتے پر ھاؤز میں لانا چاھئے - میں بجٹ کے چند کھاتوں - چند مدات کی طرف توجہ دلاؤنگا - پہلا حملہ جو ھم پر ھو رہا ہے وہ کسٹمس کے بارے میں ہے - کہا گیا کہ پولیس ایکشن ھوگیا لیکن ھم نے کسٹمس اٹھانے کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں ھوا - کسٹمس اب بھی ہے - لیکن میں آپ کی توجہ اکسپلینیٹری میمورنڈم (Explanatory Memorandum.) کے صفحہ (۳) کے فقرہ (۳) کی طرف لیجانا چاھتا ھوں - وہ یہ ہے کہ

> "As regards customs, the position is that, as a first step towards total abolition of customs, the rates of import duty were reduced in 1950-51 to the extent of 20% on all goods with additional 20% on foodgrains. During 1951-52 import duty was abolished altogether on a number of goods such as foodstuffs, kerosene, cotton twist and yarn, horned cattle and sheep and goats. Besides this, export duty on groundnut oil, which had been reduced by 20% in 1950-51 was reduced by a furhter 20% in 1951-52. After taking all these concessions into consideration, the Budget Estimate for 1951-52 had been fixed at 300.00."

اس لحاظ سے اس بات کا پتہ چلیگا کہ سنہ ۵۳ - ۱۹۵۴ع کے مالی سال میں کسٹمس لینا بند ھو جائیگا - پولیس ایکشن کے بعد کسٹمس ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے - ادھر ھم سے کسٹمس بند کرنے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن کسٹمس ڈپارٹمنٹ میں جو سات ھزار لوگ ھیں ان کا کیا حشر ھوگا - جب وہ بیروزگار ھو جائینگے تو پھر آپ ھی ان کی نمائندگی کرینگے - ان کی بھی ایک انجمن بن جائیگی اور آپ کہینگے کہ ظلم ھوگیا - اتنے لوگ،

بیروزگار ہوگئے - اس طرح ہم پر دو دھاری تلوار چلتی ہے - جیسے کہ ریجنل لینگویجز (Regional Languages) کے متعلق کہا گیا کہ مدرسین کو ریجنل لینگویجز میں کام کرنے کے قابل بنانا چاہئے - جب گورنمنٹ نے ٹیچرس کو اس کے لئے پابند کیا اور امتحان کے کئی موقعے دینے کے بعد بھی انکے کامیاب نہ ہونے پر انہیں ملازمت سے ہٹایا گیا تو انکی بھی ایک یونین بنگئی اور انکی نمائندگی کیجانے لگی - میٹرک کے اسٹنڈرڈ کو مدراس اور بمبئی کے اسٹنیڈرڈ پر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے اسکی وجہ سے امتحان میں جو لڑکے فیل ہوگئے انکی بھی یونین بنگئی اور نمائندگی ہونے لگی - مدارس کھولنے کی بابتہ آپ اکسپلینیٹری میمورنڈم کے صفحہ ۱۶ کو دیکھیں تو پتہ چلیگا کہ

> "Primary Education :..The new schem:s of primary education sanctioned during the course of the year incul.led re : organization of 17 primary schools, establishment of 16 new primary schools, establishment of 400 single teacher schools and 530 voluntary primary schools.
>
> Secondary Education:..These schemes included establishment of 6 new middle schools, up-grading of 12 primary schools into middle schools, conversion of 2 middle schools into high schools and re-organization and up-grading of several schools in the former Jagir areas."

اسکے معنی یہ ہوئے کہ پرائیمری اسکول ایک ہزار سے زیادہ آبادی والے مقامات پر کھولے گئے ہیں - حیدرآباد میں ۲۲ ہزار مواضعات میں سے ۱۶ ہزار ایسے ہیں جنکی آبادی (۵۰۰) سے کم ہے - اب پانچ سو سے زیادہ آبادی والے ایک دو ہزار مواضعات کے اندر پرائیمری اسکول کھولنے کی تجویز ہوچکی ہے -

اسکے بعد میں مڈیکل ڈپارٹمنٹ کی طرف توجہ دلاؤنگا - کہا گیا کہ بجائے دواؤں کے پانی دیا جاتا ہے - اسکی بہت ہنسی اڑائی گئی - دواؤں کے جو صندوق بھیجے جاتے ہیں ان سے کوئی فائدہ نہیں - میرا خیال ہے کہ آنریبل ممبرس کو ابھی تندرست ہونے کی وجہ سے دواخانوں میں جانے کی نوبت نہیں آئی - میں کہونگا کہ (۳۲) صندوقوں کے متعلق (جو ہم نے بھیجے تھے) رپورٹس وصول ہوئے ہیں - اون سے ۳۲ ہزار لوگوں کو فائدہ ہوا ہے - ورودھ کے خیال سے ورودھ کریں تو اور بات ہے مگر اسبارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو مل سکتے ہیں -

ابھی ابھی کہا گیا کہ جیلوں میں پیلوڈرین (Paludrine) تک نصیب نہیں ہوتی - میں کہونگا کہ ہمارے جیلوں کے دوا خانوں میں نہ صرف پیلوڈرین بلکہ پنیسیلین (Penicillin) اور ضروری دواؤں کے انجکشن وغیرہ بھی رکھے گئے ہیں - وہاں کے حالات بہت اچھے ہیں - میں مانتا ہوں کہ مکسچر میں پانی ڈالنا ہی پڑتا ہے - خالص دوا تو نہیں دیجاسکتی - مڈیکل ڈپارٹمنٹ کے متعلق میں صفحہ ۱۷ پڑھکر سناتا ہوں -

1.	Establishement of 45 new dispensaries at taluqa headquarters	7.84
2.	Establishment of Eye, Ear, Nose and Throat Hospital at Asifnagar	2.08
3.	Addition of 30 beds in the Nalgonda District Hospital	.17
4.	Addition of 30 beds at Gulbarga Hospital ...	.23
5.	Addition of 30 beds at Parbhani Hospital ...	.12
6.	Maternity wards at Khammam, Mahbubabad, and Adilabad Hospitals	.37
7.	Blood Bank Scheme	.27
8.	Reorganization of Sarfe-Khas Unani Dispensaries	.20
9.	Establishment of 52 new Ayurvedic do	2.45
10.	Other miscellaneous items	1.92

بھائیو۔ ذرا ٹھیک طور سے دیکھو۔ نظر انداز کرنے سے کیا فائدہ ۔ فارسٹ(Forest) کی نئی اسکیم بیڑ ۔ عثمان‌آباد اور بیدر میں شروع ھوچکی ھے ۔ اسکے تحت لاکھوں روپیے تقاوی دیگئی ھے ۔ تقاوی کہاں گئی پوچھا گیا ھے ۔ اگر اسکی تقسیم میں کوئی شک ھے تو آپ مدد دیجئے۔لیکن گورنمنٹ کی پالیسی میں کیاخرابی ھے۔اسپلیمنٹیشن(Implementation) میں نقص ھوسکتا ھے ۔ آپ کہہ سکتے ھیں کہ گورنمنٹ کے پرزے اچھا کام نہیں کررھے ھیں لیکن گورنمنٹ کی نیت پر شبہ نہیں کیا جاسکتا ۔

اناج کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا ۔ لیکن میں کہونگا کہ آج تک ایسی نوبت نہیں آئی کہ اناج کے نہونے سے کبھی فاقہ کشی کی نوبت آئی ھو ۔ یہ بات سب کو ماننی پڑیگی ۔

پراجکٹس کی طرف آپ کو متوجہ کرونگا ۔ اسکے متعلق اگر آپ اکسپلینیٹری میمورنڈم (Explanatory Memorundum) دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ (۸۰) لاکھ روپیہ پراجکٹس پر خرچ کرنے کےلئے منظور کئے گئے ھیں ۔ یہ پراجکٹس اگریکلچر کی ترقی کےلئے رائیچور اور دیگر مقامات پر بنائے جا رھے ھیں ۔ ان سے الکٹریسٹی (Electricity) بھی پیدا کی جائیگی ۔ ان باتوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔

لوکل گورنمنٹ کے تحت لوکل باڈیز کو ڈیموکریٹک باڈیز قرار دیا گیا ھے ۔ ان کےلئے اڈلٹ فرنچائیز (Adult Franchise) کی بنیاد پر نمائندے چنے جائینگے ۔ بجٹ میں پنچایتوں کےلئے ۵ لاکھ روپے منظور کئے گئے ھیں ۔ایک ھزار سے اوپر کی آبادی والے مقامات پر پنچایتیں قائم کی جارھی ھیں جنکی تعداد آئندہ سال (۴۵۰۰) ھو جائیگی ۔ یہ روپیہ کہاں جائیگا ۔ وھیں جائیگا جنکی آپ نمائندگی کرتے ھیں ۔ ان

سب باتوں کی طرف دھیان نہ دیتے ہوئے شور مچایا جاتا ہے کہ پولیس - پولیس - ہم دیکھنے لگے کہ کہاں ہے پولیس - کہا گیا کہ پولیس پر زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے - یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ ہم ان کے تتوں کو (तत्वोंको) کچلنا چاہتے ہیں - آپ نے کہا کہ اسکو کچلنے میں پولیس کا ڈائرکٹ سمبندھ ہے - گورنمنٹ کو اتنی پولیس کی کیا ضرورت ہے - یہ کہا گیا ہے کہ انگار لگائی گئی - گولی ماری گئی اسی طرح پولیس پر غیر ذمہ دارانہ ریمارک کیا گیا ہے اس کا ریکارڈ ہم کس سے پوچھیں - آپ کہتے ہیں کہ ہماری کمیونسٹ پارٹی جمہوری اصول کی بناء پر چنی گئی اور اس ہاؤس میں آئی ہے - آپ کہتے ہیں ہم آرمس نہیں چاہتے لیکن جنگل میں آرمس لیکر بیٹھتے ہیں - ابھی ۲۷ - تاریخ کا واقعہ ہے - ہائیکورٹ کا ایک ججمنٹ (Judgement) آیا ہے جو اس جنگل سے متعلق ہے جسکو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - ایک کمیونسٹ کو گرفتار کیا گیا جس نے جنگل میں لیجا کر ایک ٹول بور (Twelve-Bore) اور ۱۸ کارتوس بتائے - تعجب ہے کہ جنگل میں نہ صرف کانٹے بلکہ گولیاں بھی پائی جانے لگی ہیں - میں کہونگا کہ جنگلوں کے ایسے مظالم کو برداشت نہیں کیا جاسکتا - آپ کہتے ہیں کہ ہم جمہوری اصولوں کی بنیاد پر چنے جاکر آپ کے ساتھ لڑنے کے لئے آئے ہیں - لیکن میں کہونگا کہ آپ اس طریقہ سے ہم پر دو دھاری تلوار چلانا چاہتے ہیں - آپ یہاں بھی ہمارے ساتھ رہینگے اور باھر بھی اپنا کام برابر جاری رکھینگے - یہ کونسا طریقہ ہے - آپ تو یہ کہتے ہیں کہ پولیس آپکو ختم کرنا چاہتی ہے اور آپ پر ہتیار چلا رہی ہے - میں کہونگا اگر ایسا ہوتا تو آپکو یہ ساری سہولتیں کیوں دیجاتیں - الکشن میں آپکے ساتھ اتنی رعایتیں کی گئیں - پیرول (Parole) پر آپکو چھوڑا گیا اور جتنی سہولتیں ہوسکتی تھیں دی گئیں جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اتنی بڑی تعداد میں آپ اس ہاؤس میں جمع ہیں - اسکے کیا معنی ہیں - اسکے معنی صاف ظاہر ہیں کہ آپ پر در حقیقت پولیس کا ظلم نہیں ہے - لیڈر آف دی اپوزیشن نے ہمارے ایک کانگریسی آنریبل ممبر کی بات کا مذاق اڑایا اور کہا کہ دیکھو آپ کو تو راج کرنے کا کوئی ادھیکار نہیں - آپ دیش کے ۴۱ فیصد لوگوں کی رائے رکھتے ہیں اور اپوزیشن کو ۵۹ فیصد ووٹس حاصل ہوئے ہیں - جب ہندسوں ہی کا سوال ہے تو میں بھی آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے سامنے ایک ہندسوں کا جادو رکھتا ہوں ذرا انکو بھی مزہ آئیگا - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن دو کانسٹی ٹیونسیز ناندیڑ اور اپاگوڑہ سے کھڑے ہوئے تھے - ناندیڑ میں (۱۷۷۱۸) ووٹس کے منجملہ انہیں (۵۶۱۳) ووٹس ملے - اور (۱۲۱۰۵) انکے مخالف کو ملے - اپاگوڑہ میں جملہ (۲۹۶۳۹) ووٹس میں سے (۱۵۳۷۶) ووٹس آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو ملے اور انکے مخالف کو (۱۴۲۶۳) ووٹس ملے - اسکے یہ معنی ہوئے کہ دونوں کانسٹی ٹیونسیز میں (۴۷۳۰۷) ووٹس کے منجملہ لیڈر آف دی اپوزیشن کو (۲۰۹۸۹) ووٹس ملے اور انکے اپونٹس (Opponents) کو (۲۶۳۶۸) ووٹس ملے - اس طرح میں پوچھتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر کو لیڈر آف دی اپوزیشن بننے کا کیا حق حاصل ہے -

اسکے بعد یہ کہا گیا کہ ٹراونکور میں کمیونسٹوں پر سے پابندیاں اٹھادی گئی ھیں - بیشک اٹھادی گئی ھیں لیکن اسکی وجہ بھی تو دیکھنا چاھئے کہ وھاں کے کمیونسٹوں نے وہ طریقہ اختیار کیا تھا یا نہیں جسکی وجہ سے پابندی لگانی پڑتی ھے - یہ بھی کہا جاتا ھے کہ پولس کے مظالم کمیونسٹوں کے خلاف ھیں - میں یہ کہونگا پولیس کمیونسٹوں کے خلاف نہیں ھے بلکہ کمیونسٹوں کے مظالم کے خلاف ھے - جیسے جیسے وائیلنس (Violence) ختم ھوگا اسی تناسب سے پولیس بجٹ میں بھی کمی ھوتی جائیگی -

یہ بھی کہا گیا کہ دیکھو پولیس ایکشن سے پہلے آپ اور ھم ایک کشتی میں سوار تھے اور اب ایسی حالت ھوگئی ھے کہ جیسے ندی میں منجدھار آگئی ھو - ایک کنارے پر تم کو بہالے گئی اور ایک کنارے پر ھمکو - بالکل ٹھیک بات ھے - اس میں شک نہیں کہ پولیس ایکشن سے پہلے سب نے نظام کے خلاف جدوجہد کی تھی لیکن پولیس ایکشن کے بعد آپ ایک دوسری کشتی میں بیٹھکر چلے گئے - پولیس ایکشن کے بعد حیدرآباد میں ڈیمو کریسی آگئی - کانسٹی ٹیوشن آگیا جسکے لحاظ سے ھم کو کام کرنا پڑا لیکن آپکو تو گڑبڑ مچانا تھا خواہ آپکے سامنے کوئی گورنمنٹ ھو - چاھے وہ ملٹری گورنمنٹ ھو یا کانگریسی وزرا کی - آپ نے وھی طریقہ اختیار کیا - جب آرمس کی واپسی کا مسئلہ بحث میں آیا تو آپ نے بڑی احتیاط سے اپنے الفاظ استعمال کئے - کسی جگہ بھی آپ نے یہ نہیں کہا کہ آپ غیر مشروط طریقے سے آرمس دیدیں گے - اگر اس کا اظہار کیا جاتا تو ھمکو بھی اطمینان ھو جاتا کہ آپ نے پہلا رویہ چھوڑ دیا ھے - اگر آپ واقعی پولیس کے اخراجات میں کمی کرنا چاھتے ھیں تو کیوں نہیں اپنا طریقہ بدلتے - یہ تو آپ ھی پر منحصر ھے - پولیس کی مد میں زیادہ رقم رھنے سے آپ گھبراتے کیوں ھیں - اگر آپکا رویہ ٹھیک رھے تو وہ رقم خود بخود کم ھوتی جائیگی - ھم نے تو پہلا قدم اٹھایا ھے اور پولس کے بجٹ میں آپکے کہنے سے پہلے ھی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ کی کمی کردی ھے - محض گورنمنٹ پر الزام لگانے سے کوئی فائدہ نہیں - آپکو بھی قدم آگے بڑھانا چاھئے - میں لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن ممبرس سے یہ کہونگا کہ جو طریقہ حیدرآباد میں اختیار کیا جائیگا اس کا اثر صرف حیدرآباد ھی پر نہیں پڑیگا بلکہ ٹراونکور کوچن اور مدراس پر بھی اس کا اثر پڑیگا - ھم تہہ دل سے آپکا کواپریشن (Co-operation) چاھتے ھیں - میں سمجھتا ھوں ھمارے ھوم منسٹر اسکی طرف دھیان دینگے - میں امید کرتا ھوں کہ میری اپیل ضائع نہیں جائیگی - آرمس کے متعلق اپنی پالیسی نشچت طور پر ظاھر کیجئیے - بہت ممکن ھے کہ بعض لوگ کمیونسٹ نہ ھوتے ھوئے بھی آرمس رکھتے ھوں لیکن آپ نے تو کہا کہ آپ بہت بڑا اثر رکھتے ھیں - بہت بڑی تعداد کی رائے آپکو حاصل ھے تو پھر آرمس کو ظاھر کردینا کونسا مشکل کام ھے - ایک وکیل صاحب نے کہا کہ کیا ھمارے پاس علاؤ الدین کا چراغ ھے کہ اسکی مدد سے آپ کہتے ھی ھتیار لاکر داخل کردیں - میں کہونگا کہ جب آپ ھتیار واپس کرنے پر رضامند ھی ھیں تو ھوم منسٹر سے ملئے وہ کوئی صورت نکالینگے -

آپ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ یہ کام کئے - اتنے بڑے بڑے کام کئے ہیں - جب آپ اتنی ہمت والے ہیں تو پھر ڈر کاہے کا ہے ؟ بطور خود آرسس لا کر داخل کردینگے تو کیا ہوگا - کیا پھانسی دیدی جائیگی ؟ میں توکہونگا کہ انکو شاباش کہا جائیگا اور یہ کہا جائیگا کہ واقعی آپ نے دل پلٹا دیا - اپنا رویہ بدل دیا - اور اگر فرض کیجئے کہ اس سلسلہ میں آپکو کچھ دنوں کےلئے جیل میں بھی جانا پڑا توکیا ہرج ہے - آپ تو کشٹ اٹھانے میں نامور ہیں - کوئی آپکی برابری نہیں کرسکتا - ہوم منسٹر نے اگر آپکو گرفتار کیا توکیا ہوا - یہ تو آپکی بہادری کی بات ہوگی - مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ آسانی سے حل ہوسکتا ہے بشرطیکہ آپ چاہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس نے مجھے کافی وقت دیا ہے جس کےلئے میں شکرگزار ہوں -

مسٹر اسپیکر - اب چار بجے ہیں - میں چاہتا ہوں کہ پانچ بجے تک کام ختم ہو جائے - اس سبجکٹ پر ہم ۲۰ تاریخ سے بحث کر رہے ہیں اورکل بھی ٹائم ملیگا - میں اس بارے میں ہاؤس کی رائے جاننا چاہتا ہوں - میں یہ وعدہ تونہیں کرتا کہ جملہ تقریر کرنے والوں کو موقع دیا جائیگا - لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ ہر ممبر کی تقریر کےلئے ٹائیم لمٹ مقرر کرنی پڑےگی - اگر آپ ۵ بجے کے بعد بھی بیٹھنا چاہتے ہوں تو پھر ظاہر ہے کہ ساڑھے چار سے ۵ بجے تک انٹرول دینا پڑےگا - میں ہاؤس سے جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ۵ بجے کے بعد بھی ڈسکشن کا سلسلہ جاری رکھا جائے -

شری اناجی راؤ (پربھنی) - اوس باز وکے آنریبل ممبرس نے جو تقریریں کی ہیں اس میں بہت اہم چیزیں بیان کی گئی ہیں جن کا اپوزیشن کی جانب سے جواب دیا جانا لازمی ہے - اس لئے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ آج بھی کل کی طرح ۸ بجے تک بیٹھیں - چونکہ مسئلہ اہم ہے اورگورنمنٹ کی پالیسی ظاہر ہونے کے بعد اپوزیشن کی پالیسی کا بھی اظہار ہونا ضروری ہے - اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ۸ بجے تک بیٹھیں تو بہتر ہوگا -

مسٹر اسپیکر - ٹھیک ہے - ہم پانچ بجے کے بعد بھی بیٹھینگے -

شری وی- ڈی- دیشپانڈے (اپا گوڑہ) - ادھیکش مہودے - میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی تقریریں ہونگی - وجہ یہ ہے کہ کئی سال کے انتظار کے بعد یہ الکٹڈ اسمبلی (Elected Assembly) یہاں قائم ہوئی ہے - بدقسمتی سے ۳۱ - مارچ بہت قریب آگئی ہے اسلئے بجٹ پر زیادہ غور بھی نہیں کیا جاسکتا - اسکے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ حیدرآباد کے بھوشیہ کے بارے میں جو وعدے کئے گئے تھے وہ پورے نہیں ہو رہے ہیں جسکی وجہ سے ہمارے دماغ میں کئی سیاسی - معاشی اور دوسرے مختلف خیالات جمع ہوگئے ہیں - لوک شاہی و اتاورن (लोकशाही वातावरण)

میں ان خیالات کا تصفیہ نہایت ضروری ھے - بہت سے سوالات ایسے ھیں جن کے متعلق ھم نے خیال کیا تھا کہ ھم انہیں نئے الکٹڈ لیجسلیچر کے سامنے لائینگے - اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ آج کا وقت ۸ بجے تک مقرر کیا جائے اور کل کا وقت بھی بحث کے لئے رکھا جائے - البتہ ھم وعدہ کرتے ھیں کہ ۳۱ مارچ سے قبل اس کام کو ختم کردیا جائیگا اور رقم کی منظوری دیدی جائےگی تاکہ حکومت کے کاروبار جاری رہ سکیں -

مسٹر اسپیکر - یہ واقعہ ھے کہ ھاؤس پہلی مرتبہ یہاں جمع ھوا ھے - اور بجٹ بھی ھاؤس کے سامنے پہلی مرتبہ پیش ھوا ھے - اس سے ظاھر ھے کہ لوگوں کی بہت ساری خواھشات ھونگی - لیکن ھمیں یہ چیز یاد رکھنی چاھئے کہ آئندہ تفصیلی بجٹ ھمارے سامنے پیش ھونے والا ھے - اس وقت بحث کا بھی کافی موقع رھےگا - لیکن یہ نہ بھولنا چاھئے کہ جب بھوکے آدمی کے سامنے اچھا ان آتا ھے تو وہ زیادہ کھا لیتا ھے اور اس سے بد ھضمی کا اندیشہ ھوتا ھے - اس لئے میں سمجھتا ھوں کہ ساڑھے چار بجے ھاؤس برخاست ھو اور پانچ بجے پھر ھم جمع ھوں اور ۷ بجے ھاؤس کی کارروائی ختم کر دی جائے -

قبل اسکے کہ دوسرے ممبرس کو اجازت دی جائے میں مناسب سمجھتا ھوں کہ جن آنریبل ممبرس نے امنڈمنٹس پیش کئے ھیں انہیں پہلے موقع دیا جائے - اس لحاظ سے آنریبل ممبر شری لمبا جی مکتا جی اگر اپنے امنڈمنٹ پر تقریر کرنا چاھیں تو انہیں موقع دیا جاتا ھے-

श्री. लिंबाजी मुक्ताजी (माजलगाव) : माननीय अध्यक्ष महाराज, बजेटमध्ये मिसलेनियस ५७ या खात्यावर दाखविण्यांत आलेल्या १६४ लक्ष ५७ हजार रुपयाच्या खर्चा संबंधीची जी अमेंडमेंट आपल्यापुढें सादर करण्यांत आली आहे त्या विषयी आपले विचार मांडण्याकरिता मी येथे अुभा राहिलो आहे..........

مسٹر اسپیکر - میں آنریبل ممبر سے یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ کیا وہ اردو یا ھندوستانی میں بھاشن نہیں دے سکتے ؟ میں انہیں روکنا تو نہیں چاھتا - انہیں اسکی آزادی حاصل ھے - لیکن بھاشن شروع ھونے کے بعد میں نے اس طرف اور اوس طرف دیکھا - بہت سے آنریبل ممبرس کے چہروں سے ایسا محسوس ھوا کہ وہ آنریبل ممبر کا بھاشن فالو (Follow) نہیں کر رھے ھیں - ایسی صورت میں اگر وہ ایسی بھاشا میں بھاشن کریں جسکو زیادہ سے زیادہ آنریبل ممبرس سمجھ سکیں تو میں سمجھتا ھوں بہتر ھوگا - ورنہ انہیں اختیار ھے -

شری لمبا جی مکتا جی (منجلے گاؤں) - مسٹر اسپیکر، سر - میں زیادہ تر مرھٹی سے واقف ھوں - البتہ کچھ ھندوستانی بھی بول سکتا ھوں - جیسے بھی اپنے خیالات کا اظہار ھوسکے کرتا ھوں -

میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ بجٹ کے ایٹم نمبر (۵۷) مسلینیس (57-Miscellaneous) میں خرچ ۲۶۸ لاکھ ۱۷ هزار بتایا گیا ہے - لیکن انٹریم بجٹ میں اس سے کمی کرکے ۱۳ لاکھ ۵۵ هزار خرچ بتایا جا رہا ہے - اس سے پہلے آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ اس میں جاگیروں کا معاوضہ شریک نہیں ہے - یہ جو (۲۶۸) لاکھ (۱۷) هزار کا جملہ خرچ بتایا گیا ہے اس میں زیادہ تر ادائیاں جاگیروں کی نسبت ہیں - اور اس میں تقریباً دو کروڑ روپیہ جاگیرات پر خرچ ہو رہا ہے - باقی خرچہ بہت کم ہے - صحیح بات تو یہ ہے کہ لوکل باڈیز وغیرہ کےلئے ۲۰ لاکھ کی رقم رکھی گئی ہے جو بہت کم ہے - پرائیمری ایجوکیشن دوا خانوں وغیرہ کے کاروبار کے لئے جو امداد دیجاتی ہے وہ بہت کم رکھی گئی ہے اور اس بارے میں دو لاکھ کا خرچہ بتایا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری کاموں پر خرچہ بہت کم کیا جاتا ہے - آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ جاگیریں چھین لی گئی ہیں اور جاگیرداروں کو جو معاوضہ دیا جا رہا ہے وہ اس لئے ہے کہ انہیں بھیک مانگنے کےلئے تو نہیں چھوڑا جا سکتا - ان کےلئے کوئی نہ کوئی راستہ نکالنا چاہئے - آپ انکے فائدہ کےلئے تو سب کچھ و چارکرتے ہیں لیکن جو پبلک کے ضروری کام ہیں ان کی طرف دھیان کم دیتے ہیں - اسلئے میں کہونگا کہ کھاتہ میں لوکل باڈیز کےلئے جو کم خرچہ رکھا گیا ہے اسکو بڑھانے کی ضرورت ہے - اسکو بڑھانے کےلئے جو غیر ضروری خرچہ ہے اسکو کم کر دینا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - اب سرینواس راؤ صاحب اپنا امنڈمنٹ نمبر (۹) موو (Move) کریں - اسبارے میں اگر وہ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس کا موقع ہے -

శ్రీ కె. శ్రీనివాసారావు (మహబూబాబాదు—జనరల్):—

అధ్యక్షా, అయ్యా,

ఈ బడ్జెటులో Road Transport Schemes Capital Outlay క్రింద చూపించిన గ్రాంటులో రూపాయలు. 100 తగ్గించాలని ఎందుకు పెడుతున్నానంటే ఈబడ్జెటులో ఆర్. టి. డి. పనివారి నిమిత్తం...)

شری بھگونت راؤ گاڑھے (عنبڑ) آنریبل ممبر جو تقریر کر رہے ہیں وہ بہت سے ممبرس کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے - بہتر ہوگا کہ وہ ہندوستانی میں تقریر کریں تا کہ زیادہ تر ممبرس سمجھ سکیں -

مسٹر اسپیکر - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہندی نہیں جانتے - اگر وہ جانتے تو پہلے ہی ہندی میں بھاشن کرتے - اسلئے کہ کوئی آنریبل ممبر یہ نہیں چاہتا کہ انکا بھاشن بہت تھوڑے لوگوں کی ہی سمجھ میں آئے -

شری سرینواس راؤ کنکٹی (محبوب آباد - عام) مسٹر اسپیکرسر - میں ہندی تو نہیں جانتا البتہ اردو میں بات کرسکتا ہوں - اس مسئلہ پر دھیان دینے سے پہلے میں

یہ کہد ینا چاھتا ھوں کہ آر-ٹی-ڈی (R. T. D.) کے بجٹ میں مزدوروں کے مطالبات کو پورا کرنے کےلئے کوئی گنجائش نہیں بتلائی گئی ھے - آر-ٹی-ڈی- کا جھگڑا انکے مزدوروں کےمطالبات سے متعلق ھے - ان مزدوروں کےمطالبات ین - یس-آر (N.S.R.) کے مزدورون کے مطالبات سے ملتے ھوۓ ھیں اور اسکے لئے وہ پانچ سال سے جدوجہد کرتے آئے ھیں مگر آج تک انکے مطالبات کی تکمیل نہوسکی - اس ضمن میں پیمنٹ کمیشن (Payment Commission) نے بھی سفارش کی تھی - لیکن اس کا بھی کوئی اثر نہوا - مزدوروں نے مجبوراً اسٹرائیک کا نوٹس بھی دیا ھے- وہ کم از کم یہ چاھتے تھے کہ انکے مطالبات کا تصفیہ ثالثی کمیٹی کے ذریعہ کیا جائے لیکن اسکی بھی تکمیل نہیں ھوئی - اس سے صاف ظاھر ھوتا ھے کہ ایک طرف تو بجٹ میں ٹرانسپورٹ کی مد میں رقم بڑھائی جاتی ھے لیکن دوسری طرف مزدوروں کی تنخواہ جو دیجاتی ھے اس میں اضافہ کےلئے بجٹ میں گنجائش نہیں رکھی جاتی - اس ڈپارٹمنٹ کی حد تک میں یہ کہونگا کہ سرمایہ دارانہ مفاد کو پیش نظر رکھا گیا ھے - جس طرح دوسرے آنریبل ممبرس نے فرمایا آپ بجٹ میں ایک طرف تو جاگیرداروں کی حفاظت کےلئے پولیس کو بڑھاتے ھیں اور اسے مضبوط کرتے ھیں لیکن مزدوروں کی مزدوری میں اضافہ نہیں کرتے حالانکہ آپ سرمایہ دارانہ نظام کے تحت اپنا ٹرانسپورٹ بجٹ بڑھاتے ھیں -

اس موقع پر میں عرض کرونگا کہ محبوب آباد میں سیچ فیکٹری کے مزدوروں کو ایک سال سے بیروزگار رکھا گیا ھے - اس فیکٹری کو بند رکھنے کی اصل وجہ صرف یہ ھے کہ اس کاروبار میں سرمایہ دار کو فائدہ نہیں ھوتا - یہاں کسٹوڈین آئے- لیبر کمشنر آئے مزدوروں کے مطالبات کو سنا لیکن کوئی مناسب نتیجہ نہیں نکلا - میں بھی اس میں شریک تھا - میں نے یہ کہا کہ آپ بیروزگاری کو تو دور کیجئے ھم اپنے مطالبات واپس لینگے - لیکن کچھ نہیں ھوا - صرف ۲۰ - ۳۰ مزدور کام پر لئے گئے - سو مزدور بیکار ھیں - حکومت اس جانب کوئی توجہ نہیں کرتی - آر-ٹی-ڈی کے مسئلہ کی طرح شاہ آباد فیکٹری کی ھڑتال کا بھی مسئلہ ھے - میں کہونگا آپ غور کیجئے کہ مزدور اسٹرائیک کیوں کرتے ھیں ؟ - کیا لیڈروں کے پاس کوئی دوائی ھے جسے پیتے ھی مزدور انکی گانے لگیں اور اسٹرائیک شروع کردیں - نہیں یہ بات نہیں - مزدوروں کے حقوق ھوتے ھیں - ضروریات ھوتی ھیں - مطالبات ھوتے ھیں - وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کےلئے جدوجہد اور تیاگ کرتے ھیں اور آگے بڑھتے ھیں - لیڈر تو صرف انکی رھنمائی کرتے ھیں - اسٹرائیک در اصل مزدوروں کے مسئلے کے حل کی ایک جدوجہد ھے - اس کےلئے سیاسی لیڈر یا سیاسی پارٹیوں پر الزام لگانا ٹھیک بات نہیں -

آپ کہتے ھیں کہ جو کمیونسٹ انڈرگراؤنڈ (Under Ground) کام کر رھے ھیں انکے پاس ھتیار ھیں - شائد انکے پاس ھتیار ھوں - مگر ان سے جو ھتھیار دینے کا مطالبہ کیا جاتا ھے میری سمجھ میں نہیں آتا - اس پر اصرار کیوں کیا جاتا

ھے - رھنے دیجئے - پہلے آپ رعایا کا مسئلہ تو حل کردیجئے - میرا تجربہ ھے کہ رعایا بڑی تعداد میں بیروزگار ھوتی جا رھی ھے -

آپ ٹیننسی ایکٹ (Tenancy Act) کے تحت کسانوں سے معاوضہ لیکر انہیں زمینات دینے کا طریقہ بتلا رھے ھیں لیکن میں کہونگا کہ کسانوں کے قبضہ میں تقریباً ۸۰ سال سے زمینات ھیں وہ اتنے طویل عرصہ سے ان زمینات پر کاشت کرتے آرھے ھیں - اس عرصہ میں انہوں نے جو رقم زمینداروں کو دی ھے کیا وہ کافی نہیں جو اب ان سے مزید معاوضہ طلب کیا جا رھا ھے ؟ بہر حال آپ زمینداروں اور جاگیرداروں کی حفاظت کا زیادہ خیال رکھتے ھیں - انہیں کی حفاظت کےلئے پولیس پر زیادہ خرچ کیا جاتا ھے - اگر آپ کی یہ پالیسی ھے تو میں کہونگا ھم کسطرح آگے بڑھ سکتے ھیں اورکہاں تک کامیاب ھوسکتے ھیں - ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

श्री. वामनराव देशमुख (मोमिनाबाद जनरल):—अध्यक्ष महाराज, माननीय मंत्री श्री. फूलचंद गांधी यांनी आज सभागृहासमोर भाषण केले त्यांत त्यांनी अेक मुद्दा असा मांडला कीं ज्याअर्थी विरोधी पक्षाचें नेते श्री. व्हि. डी. देशपांडे यांना अेकूण मतापैकीं ४१ टक्के मतें पडली आहेत त्याअर्थी यांना विरोधी पक्षाचें नेते म्हणून येथें येण्याचा काय अधिकार आहे? माननीय मंत्र्यांनी आकडेवारी माहिती देअून हे सिद्ध करण्याचा प्रयत्न केला आहे कीं श्री. व्हि. डी. देशपांडे हे जनतेचे प्रतिनिधी नाहीत. मला असें वाटतें कीं माननीय मंत्री शिक्षणमंत्री होण्याअैवजी अर्थमंत्री झाले असते तर अधिक बरे झाले असते.

Hon'ble Shri Phoolchand Gandhi, (Public Health and Education Minister :—Mr. Speaker, Sir, he is not at all sticking to what I have said. I have given authorised figures.

मला असें वाटते कीं अशा प्रकारे विशिष्ट व्यक्तीचें नांव घेअून संबोधणे हे पार्लमेन्टरी पद्धतीला धरून नव्हे. सबब माझा या गोष्टीला विरोध आहे. हा माझ्यावर परसनल अॅटॅक (Personal Attack) आहे.

मिस्टर स्पीकर : तसा त्यांचा अुद्देश नव्हता. सभागृहाचीं पद्धती अशी आहे कीं येथे कोणावर वैयक्तिक टीका करण्यांत येअु नये. तसे न करताहि त्यांना आपले म्हणणे मांडता येअील.

شری وی - ڈی - دشپانڈے (اپا گوڑہ) - میں جب آپ کے سامنے یہ پائینٹ لانا چاھتا تھا تو مجھے موقع نہیں ملا - آنریبل ممبر نے پرسنل اٹاک کی کوشش کی ھے - جب کوئی دوسرا ممبر ایسا طریقہ اختیار کرتا ھے تو ....

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ھوں غلط فہمی ھو رھی ھے - آنریبل ممبر نے ھند سے بتلائے ھیں -

آنریبل شری پھول چند گاندھی (پبلک ھلتھ اینڈ ایجوکیشن منسٹر) - میں نے ھند سے بتلائے ھیں - میرا مقصد در اصل کوئی پرسنل اٹاک نہیں تھا اور اگر آنریبل ممبر یہ سمجھتے ھیں کہ میں نے پرسنل اٹاک کیا ھے تو میں معافی چاھتا ھوں -

श्री. वामनराव देशमुख (मोमिनाबाद जनरल) : ठीक आहे, पण मी माननीय मंत्र्याना असें विचारू अिच्छितो कीं, सर्व देशाच्या निवडणुकीचा विचार केला तर अेकूण मतदानापैकीं कॉंग्रेसला केवळ ४८ टक्के मतें मिळालीं आहेत. असे असूनहि कांग्रेस जर अधिकारारुढ होअूं शकते व देशांत मंत्रीमंडळें बनवू शकतें, तर व्हि. डी. देशपांडे हे विरोधी पक्षाचें नेते म्हणून या विधान सभेत कां बसूं शकत नाहीत? जर कॉंग्रेसला ४८ टक्के मतें असताना ती मंत्रीमंडळें बनवू शकते तर तेहि विरोधी पक्षाचें नेते म्हणून विधान सभेत बसूं शकतात.

दुसरी गोष्ट अशीं कीं करोडगिरीबाबत आपल्या भाषणांत बोलतांना माननीय मंत्री म्हणाले कीं सरकारी नीति शक्य तितक्या लौकर करोडगिरी बंद करण्याची आहे व या कामाला मागील वर्षापासून सुरूवातहि झाली आहे, आणि १९५४-५५ मध्यें करोडगिरी पूर्ण बंद होअील. हैदराबाद मध्यें पोलीस अॅक्शन होअूनं आतां चार वर्षें झालेलीं आहेत तरी देखील आपण या वर्षाच्या अंदाज-पत्रकांत करोडगिरीपासून चार करोड रुपयाचें अुत्पन्न दाखवले आहे. पोलीस अॅक्शनपूर्वी तुम्ही जनतेला असे आश्वासन देत होता कीं पहिल्याने आम्ही करोडगिरी बंद करूं. पण ते आश्वासन तुम्ही विसरलेले दिसतां अेवढेच नव्हे तर याहि वर्षाच्या बजेटमध्यें करोडगिरीपासून चार करोड रुपयांचे अुत्पन्न दाखवलेले आहे. ही गोष्ट केव्हांहि योग्य होणार नाहीं.

तिसरी गोष्ट अशी कीं अर्थमंत्र्यांनी १९५२-५३ चे जे बजेट सभागृहासमोर मांडले आहे त्यांतील अुत्पन्नाच्या बाजूंकडे पाहिले तर आपणास असे दिसून येअील कीं जवळ जवळ साडेअकरा करोड रुपयांचे अुत्पन्न अेक्साअिज डयुटीपासून मिळणार आहे. याचा अर्थ असा कीं दारू, गांजा अफू आदि मादक पदार्थापासून अितक्या मोठ्या प्रमाणावर रक्कम मिळणार आहे. यावरून हे सिद्ध होते कीं तुमची तिजोरी भरण्यासाठीं तुम्ही व्यसनी जनतेला प्रोत्साहित करणार व दारूसारख्या त्याज्य वस्तूचा प्रचार करणार. तसेच सेल्स टॅक्सपासून दीड करोड रुपयांचे अुत्पन्न दाखवले आहे. हा सेल्स टॅक्स कोणाच्या खिशांतून येणार आहे? हा सेल्स टॅक्स गरीब जनतेकडून मिळणार आहे. त्याचप्रमाणें करोडगिरीपासून चार करोड अुत्पन्न होणार आहे. अशा प्रकारे अेकूण तीस करोड नव्याण्णव लाख रुपयांच्या अुत्पन्नापैकीं साधारण साडेसोळा करोड रुपयांचे अुत्पन्न वरील मार्गाने व्हावयाचे आहे. अशाप्रकारचे अुत्पन्न कोणत्याहि प्रगतीशील देशाला भूषणावह होणार नाही.

फक्त शहरांत राहून बजेट केल्याने ते जनतेचे बजेट होणार नाही. कॉंग्रेस आपली सर्व जुनी तत्वें विसरली आहे. तेव्हां आता तिच्याकडून अशा कामाची अपेक्षा करणें चूक होअील.

१९२२ सालच्या १४ तारखेच्या केसरीमध्यें लोकमान्य टिळकांनी जो लेख लिहला आहे त्यांत ते म्हणतात "अेकंदर देशाची आर्थिक, सामाजिक, राजकीय, व सामान्य परिस्थिति कशी आहे हें फक्त त्यांतील चार पांच शहरांचा विचार करून कळूं शकणार नाही. त्यासाठीं खेडयांतील सामान्य जनतेचा आपल्याला विचार केला पाहिजे." सामान्य जनतेला पोटभर अन्न व अंगभर कपडा मिळतो आहे कीं नाहीं या सर्व गोष्टींचा आपणांस विचार केला पाहिजे. त्यावरूनच अेकंदर परिस्थितीचे दर्शन आपणांस होअूं शकेल. केवळ शहराच्या विचारानें बजेट करून भागणार नाहीं.

तिसरी गोष्ट अशी कीं माननीय श्री. फूलचंदजी गांधी हे पूर्वी देखील आरोग्य मंत्री होते. त्यांनी आपल्या भाषणांत सांगितले कीं "मागे आम्ही कांहीं हजार औषधाच्या पेटया जिल्ह्या

जिल्ह्यांतून वाटल्या आहेत." त्यांचे हे म्हणणें चूक आहे असें मी म्हणत नाही. परंतु शेवटी त्या पेटचा कोणाला मिळाल्या याची त्यांनी कधीं चौकशी केली आहे काय ? मला असे सांगावयाचे आहे कीं ज्यांची आपल्याला पुढील निवडणूकीत मदत होओील असें वाटलें त्यांनाच त्या औषधी पेटचा दिल्या गेल्या. दुसऱ्या लोकांना त्या पेटचा मिळाल्या नाहींत. अशा प्रकारे निवडणुकींत मतें मिळविण्याचा प्रयत्न करण्यांत आला. माननीय मंत्र्यांना याचे पुरावे पाहिजे असतील तर मी हे विधान पुराव्यानिशीं सिद्ध करून देण्यास तयार आहे.

माननीय श्री फूलचंद गांधी (शिक्षण व आरोग्य मंत्री) : ऑनरेबल स्पीकर सर, मी ऑनरेबल सदस्यांच्या नजरेस ही गोष्ट आणूं अिच्छितो कीं औषधाच्या पेटचा सोळाहि जिल्ह्यांत वाटण्यांत आल्या आहेत. पण ते म्हणतात त्याप्रमाणे मतांचा प्रश्न फक्त अेकाच जिल्ह्यांत अुदभवूं शकेल. तेव्हां त्यांचे हे विधान दिशाभूल करणारे आहे.

Shri Waman Rao Deshmukh (Mominabad-General):—It is absolutely false, Sir, that it is distributed in 16 districts.

तसेच माननीय मंत्र्यांनी असे सांगितले कीं आम्ही शेतकऱ्यांना तकावी रक्कम दिली. पण ती तकावीची रक्कम कोणाला मिळाली, आणि तिचा अुपयोग कसा करण्यांत आला, ही माहिती मंत्र्यांनी कधी मिळविली आहे काय ? मला माहित आहे कीं आपआपल्या विहिरीवर ऑअिल अिंजिन बसविण्यासाठीं सरकारने लोकांना तकावी दिली. ज्यांच्या जवळ मुबलक जमीन होती आणि ज्यांना ऑअिल अिंजिन बसविणें शक्य होते त्यांना त्याकरिता तकावी न देतां अितर लोकांना देण्यांत आली.

शिक्षणाच्या बाबतींतहि हीच गोष्ट आहे. सरकार शिक्षणावर जेवढा पैसा खर्च करावयास पाहिजे तेवढा करीत नाही. विशेषतः प्राथमिक शिक्षणाची फार अव्यवस्था आहे. ज्याठिकाणीं तीन हजार लोकवस्ती आहे अशा ठिकाणी देखील अद्यापपावेतो अेकहि प्राथमिक शाळा नाहीं. मी जेथे राहतो त्या धाटणापूर गावाची लोकसंख्या तीन हजार आहे. पण तेथे अजून अेकहि प्राथमिक शाळा निघाली नाहीं. अितर ठिकाणीं ज्या थोड्याबहुत प्राथमिक शाळा आहेत त्याहि नीट चालत नाहींत.

अशा प्रकारच्या सरकारकडून यापुढेहि कांहीं लोकोपयोगी भरीव कार्य होओील अशी अपेक्षा आम्ही कशी करावी ? अेवढे बोलून मी आपली रजा घेतो.

مسٹر اسپیکر - میں نے خود کل یہ محسوس کیا اور بعض جگہ سے سجیشن بھی آیا ہے کہ آدھے گھنٹے کا وقفہ کافی نہیں ہے - کل پانچ سے ساڑھے پانچ تک وقفہ دیا گیا تھا - میں نے دیکھا کہ جب اجلاس شروع ہوا تو بمشکل کورم پورا ہو رہا تھا - اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ وقفہ میں مزید ۱۰ منٹ کا اضافہ کیا جائے -

آنریبل ڈاکٹر جی - یس - ملکوٹے (فینانس منسٹر) یہ ضروری ہے -

مسٹر اسپیکر - اب ہم اجلاس برخواست کرتے ہیں ۰ - ۱۵ کو ہم جمع ہونگے -

The Assembly then adjourned for recess till Fifteen Minutes past Five of the clock.

The Assembly re-assembled after recess at Fifteen Minutes past Five of the clock, Mr. Speaker (The Hon'ble Shri Kashinath Rao Vaidya) in the chair.

شری گو پڈی گنگار یڈی (نرمل - عام) مسٹر اسپیکر سر - بجٹ کی جو کاپیاں آنریبل ممبرس میں تقسیم ہوتی ہیں وہ صرف انگریزی زبان میں ہیں - اسکے ترجمے پرانتییہ بھاشاؤں میں نہیں ہیں - ضرورت اس بات کی تھی کہ اسکے ترجمے بھی پرانتییہ بھاشاؤں میں کئے جاکر ممبرس کو دئے جاتے جس طرح حلفنامہ سب بھاشاؤن میں دیا گیا تھا - اس میں شک نہیں کہ ہاؤس کی زیادہ تعداد انگریزی نہیں جانتی - اگر ہر چیز انگریز ی زبان میں رکھی جائے تو ہم لوگوں کو دقت ہوگی - اور ہم وزیر مالیہ کی بحث سے بھی واقف نہوسکینگے - اس لئے اسکی ضرورت ہے کہ جو چیز بھی چھپکر آتی ہے وہ سب پرانتییہ بھاشاؤں میں تقسیم کی جائے - میں اسپیکر جی سے پرارتھنا کرتا ہوں کہ وہ اسے قبول فرمائیں اور ہمارے احساسات کا لحاظ رکھیں -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں اس میں مجبوری ہے - ہر چیز کا ترجمہ سب پرانتییہ بھاشاؤں میں کرنا بڑی دقت کی بات ہے - اس لئے یہ چیز نہیں ہوسکتی - رول میں جملہ زبانوں کی اجازت دیگئی ہے -

I will read the relevant Rule :

Page 7, Part IV, Rule 21 of the Provisional Rules of the Hyderabad Legislative Assembly.

" The business of the Assembly shall be transacted in the official language or languages of the State or in Hindi or in English "

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरिवाल : मै गुजिस्ता दो तीन दिनोंसे हाअुसमें तकरीरें सुनरहा हूं। अिनसे मुझे अंदाजा हुवा कि देश के बनाने का ख्याल अितना नही जितना के अेक दूसरेपर टीका-टिप्पणी करनेका है। होसकता है कि हरअेक पार्टी का दृष्टिकोन अलग अलग हो। किंतु किसीकी नियत अैसी नही हो सकती कि देश की हालत या देश के शासन को कोअी हानी पहुंचे। मै यह कहना चाहता हूं कि अपोजिशन पार्टी ने अिस बजेट को कअी तरह के नाम दिये हैं। मै समझताहूं कि अुन्होने आजूबाजू के स्टेटस के बजेट को देखा नही है। बिनामुतालिआ किये अैसी बातें कही हैं। मै अिनके सामने चंद फिगर्स रखना चाहता हूं। और यह कहूंगा कि अगर अिन फिगर्स को वह माने तो हैदराबादका जो मौजूदा बजेट पेश किया गया है अुसे प्रोग्रेसिव्ह बजेट कहा जा सकता है।

हैदराबादकी आमदनी ३० करोड ९८ लाख बताअी गअी है। बम्बअी की आमदनी ६१ करोड ५४ लाख, मध्यप्रदेश की २० करोड ४४ लाख और मद्रासकी ५९ करोड ६२ लाख है। अब आप अिनकी पापुलेशन को लीजिये। हैदराबादकी आबादी १ करोड ८६ लाख है, बंम्बअीकी ३ करोड ५९ लाख, मध्यप्रदेश की २ करोड १३ लाख, और मद्रास की ५ करोड ६९ लाख है। अब

आप अिनके खर्च का हिसाब देखिये। पोलीस अैक्शन के पहले हैदराबाद गव्हर्नमेंट अेज्युकेशनपर १० या ११ फीसद खर्च करती थी अिसके बजाय अब वह अेज्युकेशनपर तकरीबन १६ फीसद खर्च करती है। बम्बअी गव्हर्नमेंट २०.८० फीसद, मध्यप्रदेश १५.६४ फीसद, और मद्रास १९.११ फीसद खर्च करती है। अिन आदाद से अंदाज किया जासकता है कि हमारा बजेट तरक्की की तरफ जा रहा है। हमारी हुकूमत ने बागडोर संभाले अभी बहुत थोडा ही अरसा हुवा है। अिलेक्शन के बाद हम सब पहली मरतबा यहां जमा हुअे हैं। जब फायनल बजेट हमारे सामने आयेगा अुस वक्त हम सब मदातपर तफसील से गौर करसकते हैं।

अब मै मेडिकल के अखराजात की तरफ हाअुसको ध्यान दिलाअूंगा। हैदराबाद मे और हमारे बाजू के प्रांतो में मेडिकल पर जो खर्च होता है वह यह है। हैदराबाद में ३.८७ फीसद, बम्बअी में ४.३८ फीसद, मध्यप्रदेश में ३.४८ फीसद, और मद्रास में ५.२४ फीसद मेडिकल पर खर्च होता है। अिस प्रकार पब्लिकहेल्थ या जिराअत को लीजिये। अिनके आदाद से भी यह मालूम होता है की हैदराबाद की हुकूमत पब्लिक के कामों पर काफी रुपया खर्च करती है। सिर्फ यह कहदेना कि यह पोलीस बजेट है दुरुस्त न होगा। अिन अुमूरपर ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर और ऑनरेबल श्री. फूलचंदजी गांधी ने काफी रोशनी डाली है। अिसपर मुझे कुछ कहना नही है। मगर मै सिर्फ यह कहूंगा कि हकायक को देखते हुअे चलिये। अिस तरह टीकाटिप्पणी और अेतराजात से मसायल हल नही होते।

मुझे ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टरके सामने दो चार सूचनाअें रखनी हैं। पहली चीज यह कि गोरवाला कमिटी की रिपोर्ट से मुतालिक ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर ने फरमाया कि अिसमेंसे कअी चीजें कार्यरूप में लाअी जारही हैं, और आगे भी कियेजानेवाली हैं। लेकिन मै कहूंगा कि अिस कमिटी ने सिर्फ हैदराबादकी सिटी के दफातिर की तरफ नजर डाली है। मै समझता हूं कि अगर डिस्ट्रिक्ट्स के दफातिर की तरफ नजर डाली जाती तो मजीद गुंजायश निकल आती। अिस तरफ ध्यान दीजिये। अिसतरह आपके बजेट के घटानेसे कमी हो सकती है। मै अिसके साथ यह भी दरख्वास्त करूंगा कि ऑफिशियल और नॉन ऑफिशियल लेजिस्लेटिव्ह असेंब्ली मेंबर्स की अेक कमिटी बनाअी जाय तो अच्छा होगा। यह कमिटी छानबीन के बाद अपनी तजावीज कॅबिनेट के सामने पेश कर सकेगी। दूसरी चीज जिसकी तरफ मै अिशारा करना चाहताहूं वह यह है कि जिस अुमदगीसे हैदराबाद मे जागीरात को खतम करने की कोशिश की गअी है अिसी तरह अगर मनसब की तरफ तौजे की जाय तो मै समझताहूं कि हमारे बजेट से २७ लाख के खर्च का फिगर कट होजासकता है। हैदराबाद मे मनसब तीन तरीकों का है। अेक तो अिन लीव आफ जागीर है, अिसके बारे में मै यह कहूंगा कि जब खुद जागीरें खतम होजारही हैं तो अिन के मावजों मे जो मनासिब हैं अिन्हे भी खतम होजाना चाहिये। दूसरी मनसब कंडिशनल ग्रान्टस की है। यह मनसब, मनसबदारों को अिस शरत के साथ दी जाती है कि वह अपने पास घुडस्वारोंका दल रखे किंतु जब यह बात मौजूद ही न रही तो अिसको बाकी रखने की क्या जरूरत है? अिसे मै समझताहूं फौरन खत्म करदेना चाहिये। तीसरी किसम की मनसब के मुतालिक मुझे तफसीली अिनफरमेशन नही मिला। मै समझताहूं फायनान्स मिनिस्टर अिससे वाकिफ होंगे। खैर वह जो कुछ भी हो अिसके खतम करने की तरफ ध्यान देना चाहिये।

तीसरी चीज जो सोचनेके काबिल है वह अतीयातका दफ्तर है। अिस दफ्तर की जरूरत अिस लिये नही है कि मध्यप्रदेश, बंबअी, मद्रास वगैरा मे यह काम रेव्हिन्यु डिपार्टमेंट में अंजाम पाता है। मेरे खियाल में सकसेशन के तसफियोंके लिये दो ढाअी लाख रुपया बजेट में रखा जाना ठीक न होगा। अिसलिये अिस डिपार्टमेंट को मालगुजारीमें जम करके बजेट में बचत करनी चाहिये।

अेक और सूचना मै यह अर्ज करना चाहता हूं कि जागीर अॅडमिनिस्ट्रेशन डिपार्टमेंट का काम तो खतम हो चुका है। लेकिन चन्द जागीरोंके पाससे हिसाब दाखील न होनेकी वजह से यह डिपार्टमेंट चालू रखा गया है। मै तो समझताहूं कि जागीरदार तो छे महिने ही क्या अेकसाल बल्कि दो साल तक भी अपने हिसाबात दाखल नही करेंगे। अैसी सूरत में अिस डिपार्टमेंट को रखकर खर्च बरदाश्त करनेकी क्या जरूरत है? जागीरदारों को नोटिस देना चाहिये कि वह मुकर्ररा मुदत के अंदर हिसाबात दाखल करदे वरना अिसकी जिम्मेवारी गव्हर्नमेंट पर न होगी। अिस नोटिस की मुदत के गुजरने के बाद अिस डिपार्टमेंट को बंद करके बजेट के भार को कम करना चाहिये।

अेक और चीज मुझे अर्ज करनी है कि हमारा आर्कियालॉजिकल डिपार्टमेंट गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया के सुपुर्द किया गया है। अिस मे से थोडी चीजें हमारे यहां रहगअी हैं। अुनके लिये अेक डिपार्टमेंट रखना जरूरी नही है। अगर मै जो कहरहा हूं सही है तो बकिया चीजें भी गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया के सुपुर्द करके अिस डिपार्टमेंट को बरखास्त करना चाहिये जिससे बजेट में कमी होगी।

अेक और चीज यह है कि हमारे अॅडमिनिस्ट्रेशन में अिस वक्त बाहर के कअी अफसर काम कर रहे हैं। मै समझता हूं कि जब हमें अिनकी जरूरत थी तो यह ठीक था। लेकिन जब अिनकी जरूरत नही है तो अिन्हे वापस करदेना चाहिये। और खास हालात के तहत किसी को रखना ही है तो अिन्हे अबसार्ब (Absorb) कर लिया जाना चाहिये। यह मुनासिब नही कि अिनका तालुक गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया से रखकर अिन्हे २५ फीसद डेप्युटेशन अलावन्स दिया जाय, और अेक मोटर या जीप वगैरा देकर बजेट के भार को बढाया जाय। मैंने जो कुछ कहा है अगर अिसे ठीक समझा जाय तो अिसपर अमल किया जाय।

मै आपकी तौजे अॅग्रिकल्चर डिपार्टमेंट की तरफ लेजाना चाहता हूं। ग्रोमोर फुड कॅंपेन के लिये बजेट में काफी गुंजाअीश रखी गअी है लेकिन अिसके प्रोग्रेस रिपोर्ट (Progress Report) जो की अखबारों और कम्युनिकों के जरिये शाया होते हैं अुनके देखने से मालूम होता हैं कि अिस अैटम पर जितना खर्च किया जा रहा है अिस लिहाज से रिझल्ट नही है। हम देखते हैं कि तालुकों और मवाजात में थोडे से बीज भेज दिये जाते हैं। अिस से कोअी खास नतीजा नही होसकता। मै यह कहूंगा कि आप जो भी रकम लगारहे हैं अिसे कोअी अेक जील्हा मुंतखब करके अेक साल या दो चार साल तक वहां लगाअियें और यह कॅंपेन चलाअिये। अिस प्रकार जो नतीजा निकलता है अिसके लिहाज से तमाम डिस्ट्रिक्ट्स में अमल किया जाय तो नतीजे की आशा होसकती है।

अेक और चीज की तरफ मै आपकी तौजेह मुनअतिफ करुंगा वह यह है कि दीगर स्टेट्स मे और देहली मे भी हर डिपार्टमेंट की सालाना रिपोर्ट पब्लिश होती है और हमको सप्लाय की जाती है-जिसके देखने से हमे यह अंदाजा हो सकता है कि किस डिपार्टमेंट ने क्या क्या काम किया और गुजिश्ता

सालों की बनिस्बत कितनी तरक्की की। लेकिन हमे अफसोस है कि गव्हर्नमेंट ऑफ हैदराबाद अैसी कार किर्दगी की रिपोर्ट शाया नही करती। अिसलिये डिपार्टमेंट के काम का अंदाजा नही होसकता कि वह किस कदर तरक्की कर रहा है।

हाअूसमें फैनानशियल अिंटिग्रेशन का जिकर किया गया है। अिस मे शक नही कि हैदराबादका फैनानशियल अिंटिग्रेशन कॉंग्रेस मिनिस्ट्री के कयाम के पहले ही अमल में आया। लेकीन हम मौजूदा फैनान्स मिनिस्टर से यह अपेक्षा करते हैं कि वह अिंटिग्रेशन से मुतालिक ब्लु प्रिन्ट (Blue Print) या व्हाअिट प्रिंट (White Print) हाअूस के सामने पेश करेंगे ताकि हम अिसे देखने के बाद अपने सजेशन पेश कर सके।

मुझे हैदराबाद के अिंडस्ट्रीज की तरफ भी ध्यान दिलाना है। मै अिनके तफसीलात में नही जाना चाहता कि हैदराबाद की अिंडस्ट्रीज किन किन हालात और माहोल से गुजरी हैं। मिलिट्री गव्हर्नमेंट ने अपने जमाने में वाडिया साहब को बुलाया और अिस सिलसिले में रिपोर्ट तयार करवाअी। मुझे नही मालूम की वह रिपोर्ट कहां है। अिस रिपोर्ट को अगर टेबल पर रखा जाता तो अिजहार राय मे आसानी होती। मै यह कहूंगा कि हैदराबाद की अिंडस्ट्रीज तरक्की पर नही हैं। बावजूद अिसके कि हमारे यहां रॉ मटेरियल (Raw Material) काफी है लेबर भी हमें आसानी से मिल सकता है फिर भी हम अपने अिंडस्ट्रीज मे अपने हमसाया स्टेट्स से कमजोर हैं। हो सकता है कि आप यह कहे कि बेपारी लोग अिसको ठीकतोरपर नही कररहे हैं। अिसके हम भी जिम्मेवार हैं लेकिन अिस वक्त देखना यह है कि गव्हर्नमेंट की तरफ से जिन अिंडस्ट्रीज पर रुपया लगाया गया है अिन की हालत अच्छी नही है। बल्कि गिरती जारही है। अिसप्रकार गव्हर्नमेंट का रुपया भी जायेगा और लेबर बेकार होजायेगा। अिन चीजोंपर ध्यान रखना चाहिये। हमें ऑफिस के कामों की स्पीड बढाना चाहिये। अेक दो अिंडस्ट्रीज की मौजूदा हालत यह है कि महिनों मंजूरियां न मिलने की वजह से काम बराबर नही चलता। मुझे अिसका जाती तजरूबा है। अिस तरफ ध्यान देना चाहिये कि कोनसी अिंडस्ट्रीज काम करसकती हैं और कितना काम करसकती हैं।

मुझे यह भी अर्ज करना है कि हैदराबाद की पिछली गव्हर्नमेंट ने आसफनगर में अेक मिलिट्री हॉस्पिटल बनाया था। अिस मे जो भी सामान था वह अितना कारामद था कि शायद अुस्मांनिया हॉस्पिटल या सिकंदराबाद के हॉस्पिटल मे भी वैसा सामान नही होगा। यह सामान यहां से भेज दिया गया। मैंने अिस सिलसिले मे ऑनरेबल श्री. फूलचंदजी गांधी को मुतवजे किया। अुन्होने गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडियासे सामान की वापसी के बारे में लिखा पढी की। कुछ सामान आया। लेकिन अिसमें जो चीजें अच्छी थीं नही आअीं। मै आशा करताहूं कि हमारी मौजूदा गव्हर्नमेंट अिस बारे में गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया से मुरासलत करेगी। मै कहूंगा कि हैदराबाद ने क्या किया है कि अिसको अपनी चीजों से फायदा न पहूंचे, और पूने के लोग अिससे लाभ अुठायें ?

आखिरमें मै कहूंगा कि मार्च स. १९५३ अि. में हैदराबाद की करन्सी बदलनेवाली है। अिसके असरात बजेटपर भी यकीनन होंगे। इस बारेमे गव्हर्नमेंट ऑफ हैदराबाद को अभी से सोचना चाहिये। पानी अूपर आनेके बाद कट्टा बांधने की कोशिश करना ठीक न होगा।

अिन चंद खियालात को आपके सामने रखते हुअे मै यह अर्ज करूंगा कि जब तफसीली बजेट आयेगा अुस वक्त मै भी हरमद से मुतालक वजाहत करूंगा।

Shri Buchiah : On a Point of Information, Sir, I have just submitted and sought your permission to move an adjournment motion. I would like to know, Sir, what is the fate of it.

Mr. Speaker : You mean your adjournment motion. The adjournment motion cannot be permitted at this time. You brought it at about 4-40 p.m. Is it not so ?

Shri Buchiah : Yes, Sir.

Mr. Speaker : And so it is not the time to submit the adjournment motion.

Shri Buchiah : But.................

Mr. Speaker : I have already given a ruling to the effect that the adjournment motion cannot be entertained when discussion on financial matters is going on.

شری جی - سری را ملو- (منتھنی) - مسٹر اسپیکر سر- قبل اسکے کہ میں امنڈمنٹس پر اپنے خیالات ظاھر کروں میں اس جانب ھاؤس کو متوجّہ کرنا چاھتا ھوں کہ بجٹ کے سلسلے میں یہ کہا گیا ھے کہ وقت نہ ملنے کی وجہ سے اس قسم کا بجٹ پیش ھوا ھے - ذمہ دار خدمات رکھنے والے بھی اس طرح کہتے ھیں - لیکن میرے خیال میں یہ کوئی خاص اکسکیوز (Excuse) نہیں ھونا چاھئے - بجٹ کے دیکھنے سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ چند فیگرس میں ھیر پھیر کرکے سکرٹری صاحب نے جو بجٹ تیار کیا تھا اس پر دستخط کرکے پیش کر دیا گیا ھے - اس لحاظ سے یہ آڈیٹرس بجٹ (Auditors' Budget) کہلایا جاسکتا ھے - ایک عوامی وزیر و لیڈر کی جانب سے جب یہ پیش ھوا ھے تو اس پر غور کیا جانا چاھئے تھا کہ کس مد میں کمی کی جانی چاھئے اورکس میں اضافہ - اگر مواضعات کا دورہ کیا جاتا تو معلوم ھوتا کہ کئی دوا خانے ایسے ھیں جہاں صرف سو دو سو روپیے کی دوائیں تقسیم کی جاتی ھیں لیکن ھزاروں روپیہ کا اسٹابلشمنٹ انکی تقسیم کیلئے رکھا جاتا ھے - اسی طرح اگریکلچر ڈپارٹمنٹ کو لیجئے - تقاوی وغیرہ کے بارے میں جو منظوریاں دیجاتی ھیں وہ کاشتکاروں کو حقیقت میں کتنی ملتی ھیں اور غیر مستحقین کو کتنی یہ ظاھر ھو جاتا ھے - پرانے دور میں کئی بڑے لوگ اس رعایت سے فایدہ اٹھاچکے ھیں - اگر ان تمام باتوں پر غور کیا جاتا اور عوام کی حقیقی ضروریات کے لحاظ سے بجٹ کو گھٹایا بڑھایا جاتا تو عوامی مشکلات بڑی حدتک حل ھوسکتیں - آج یہ بجٹ ایک عوامی بجٹ کی حیثیت سے ھمارے سامنے آیا ھے - عوام ایک عرصہ سے منتظر تھے کہ عوامی بجٹ انکے سامنے آئیگا تو انکی مشکلات اور مسائل حل ھونگے - مگر اس بجٹ کے دیکھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ انکی مشکلات حل نہیں ھوئیں - گو آنریبل فینانس منسٹر نے

فرمایا ھے کہ وہ اس بارے میں سوچ رہے ھیں اور انہوں نے وعدہ کیا ھے کہ تمام چیزوں کا جائزہ لیکر آئندہ بجٹ اطمینان بخش طریقہ پر پیش کیا جائیگا - مجھے ان پر وشواس ھے - آج جس سو روپ (स्वरूप) میں بجٹ آیا ھے ظاھر ھے ھمیں اسی ڈھنگ سے اس پر وچار کرنا ھوگا -

یہ بجٹ تین مہینوں کےلئے پیش ھوا ھے - اسی لحاظ سے سال بھر کی رقموں کو چوتھائی کرکے اس بجٹ میں پیش کیا گیا ھے - اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ھےکہ آپ اسی سابقہ پالیسی اور اسی ڈھنگ سے خرچ کرنا چاھتے ھیں - اس میں چیف منسٹر کی تنخواہ چار ھزار اور فینانس منسٹر کی دو ھزار پانچ سو آئی-جی- بتلا گئی ھے- آپ ایک طرف تو یہ کہتے ھیں کہ عوامی وزیروں کی تنخواہ (۱۰۰۰) حالی ھوگی - لیکن ھمارے سامنے اسکے متعلق گورنمنٹ کا کوئی رٹن اسٹیٹمنٹ (Written Statement) نہیں ھے - اگر بجٹ میں جو رقم بتلائی گئی ھے وہ منظور کرلی جائے تو اسکے معنے یہ ھونگے کہ ھمنے بجٹ میں لکھی ھوی تنخواھیں منظور کرلیں - ایسی حالت میں ھمارے لئے یہ مناسب نہوگا کہ بجٹ میں لکھی ھوئی تنخواھیں منظور کریں - تاوقتیکہ ھمیں اسکے بارے میں کوئی تیقن نہ دیا جائے -

اسی طرح سپلائی منسٹر کے کالم میں انکے پرائیویٹ سکریٹری کی تنخواہ بھی آئی - جی بتلائی گئی ھے- پی - ڈبلیو - ڈی - منسٹر کی تنخواہ تین ھزار بتلائی گئی ھے- خاص اس منسٹر کی تنخواہ اتنی زیادہ کیوں ھے - وجہ معلوم نہیں ھوتی - اگر اسکی اصلاح کردیجاتی تو ھمارے لئے کسی شبہ کی گنجائش نہوتی -

پالیسی کے نقطہ نظر سے اگر بجٹ کو دیکھا جائے تو یہ بجٹ سرمایہ دارانہ پالیسی کا حامی نظر آتا ھے - میرے خیال میں یہ مناسب نہیں - عوام میں جو نا امیدی پھیلی ھوئی ھے اسے دورکرنے اور انکے مسائل کو حل کرنے کےلئے بجٹ میں کوئی صورت نظر نہیں آتی - عوام نے جنگ آزادی میں حصہ لیا ھے - وہ غربت افلاس جہالت بیکاری اور بیماریوں کے خلاف جنگ لڑے ھیں - وہ اپنے دل میں بڑی بڑی آشائیں رکھتے ھیں - اس اعتبار سے میں آپ سے اپیل کرتا ھوں کہ اس مسئلہ کو عوامی نقطہ نظر سے سونچا جائے - آپ نے بھی پبلک سے بڑے بڑے وعدے کئے ھیں - آج آپ کو پبلک کے سامنے جواب دینا ھے - عوام جب تک اس بجٹ میں نیشن بلڈنگ ورکس (Nation Building works) اگریکلچر - مڈیکل - اور پبلک ھلتھ وغیرہ کےلئے کافی گنجائش نہ پائینگے وہ اسے عوامی بجٹ ماننے کےلئے تیار نہونگے - پولس میں جبتک اتنی بڑی رقم رھیگی اس بجٹ کو عوامی بجٹ نہیں سمجھا جائیگا -

ایک کانگریسی آنریبل ممبر نے فرمایا کہ سادگی آنی چاھئے اڈمنسٹریشن میں بھی سادگی آنی چاھئے - میں یہ کہونگا کہ پیشرو حکومت نے حیدرآباد گورنمنٹ میں

بہت سے غیر ضروری ڈپارٹمنٹس قایم کردئے ہیں - جن میں سے بہت سے ڈپارٹمنٹس کسی کام کے نہیں۔ایک محکمہ انٹی کرپشن کمیٹی (Anti-Corruption Committee) کےنام سے قایم ہوا ہے - وہ کیا کام کر رہا ہے مجھے معلوم نہیں - اس کے خرچ کے اعتبار سے اس سے کیا لابھہ ہوتا ہے متعلقہ منسٹر نےکوئی اطلاع نہیں دی -

اب تک هاؤس میں مختلف بنچز سے جو تقریرین هوئی هیں انہیں سننے کے بعد بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ هاؤس نے بجٹ پرکم بحث کی هے اور پالیسی پر زیادہ کہا گیا هے - میرے سامنے کی پارٹی کی جانب سے اپوزیشن گروپ پر مختلف چارجس لگائے گئے - اور یہ کہا گیا کہ اگر اس بات کی گیارنٹی دیجائے کہ امن و امان بر قرار رهیگا هتیار واپس کئے جائینگے تو جس تعداد میں هتیار واپس هونگے اسی تناسب سے پولیس کے بجٹ میں بھی کمی کی جائیگی - میں نہیں سمجھ سکتا کہ حکومت کا اس طرح اپیل کرنا کہاں تک بجا هے - یہی اپیل اخباروں اور دوسرے طریقوں سے بھی کی جاتی هے لیکن میرے خیال میں ایسی اپیلوں سے کوئی کام نہیں چل سکتا - حکومت اسٹرانگ میثررس (Strong Measures) سےکام لے - پولیس اور فوج پر بلا وجہ کافی روپیہ خرچ کیا جاتا هے - اس سے یہ معلوم هوتا هےکہ عوام کو وزراء پر بھروسہ نہیں هونا تو یہ چاهئےکہ عوام کو وزرا آفیسرس اور حکومت کے ملازمین پر اعتماد هو - همیں چاهئے کہ اپنے گھر کے لوگوں پر بھروسہ کریں - اور ان سے توقع رکھیں کہ وہ گھر کو صاف کرینگے اور سدھا رینگے - باهر کے لوگوں پر آپ کبتک بھروسہ کرینگے - هر چیز کےلئے دلی سے مشورہ لیا جاتا هے - هم سب ممبرس یہاں حیدرآباد کو بنانے کےلئے جمع هوے هیں - اس لئے نہیں کہ جو بھی ضرورت محسوس هو اسے باهر سے خرید کر لاتے جائیں - لیکن جب هم کوئی پروپوزل پیش کرتے هیں تو اسکے متعلق کہا جاتا هے کہ کانسٹی ٹیوشن کے تحت یہ چیز همارے جورسڈکشن (Jurisdiction) میں نہیں آتی - ان تمام جکڑ بندیوں میں آکر هم اپنے اطراف ایک گہری خندق کھود کر بیٹھ گئے هیں - ایسی صورت میں هم کیا کام کرسکینگے ظاهر هے - عوام اسی طرح سے منتظر رهینگے اور هم هاتھ ملتے رهجائینگے - آپ نظام کے خرچ میں کمی نہیں کرسکتے - جاگیرات کا معاوضہ نہیں روک سکتے - عوام کی ضروریات کےلئے بجٹ میں اضافہ نہیں کرسکتے - جب هم مطالبہ کرتے هیں تو همارے سامنے رولس(Rules) اور ریگولیشنس (Regulations) رکھدئے جاتے هیں - جکڑبندیاں پیدا کردی جاتی هیں - مسائل تو صحیح طور پر حل نہیں هوتے اسکے برخلاف دهلی سےکونسلرز آتے هیں - میں پوچھتا هوں کیا اس طریقہ سے مسائل حل هوسکتے هیں - آنریبل چیف منسٹر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ هماری بدقسمتی یا خوش قسمتی هےکہ هم پر پابندیاں هیں - کانسٹی ٹیوشن میں ' معاوضہ ' دینے کی پابندی لگائی گئی هے - اسی وجہ سے همکو مجبور هونا پڑ رها هے - پہلے انہوں نے " بدقسمتی " کا لفظ استعمال کیا جس سے یہ معلوم هوتا هےکہ جو کنڈیشن (Condition) رکھا گیا هے

وہ بھی چیف منسٹر کی مرضی کے خلاف ہے ۔ انکا ضمیر بھی یہی کہتا ہے کہ یہ مناسب نہیں ۔ عوام سے جو وعدے کئے گئے ہیں انہیں پورا کرنا ضروری ہے ۔ اگر اس کا لحاظ نہیں رکھا گیا تو یاد رکھئے ایسا وقت آئیگا کہ ادھر کے لوگ اودھر ہو جائینگے اور اودھر کے لوگ ادھر آجائینگے ۔ ایسا وقت آنے سے پہلے ہمیں چاہئے کہ سب ملکر ایک ایسا خاکہ پیش کریں جو سب کےلئے موزوں ہو ۔ سوامی راما نند تیرتھ نے جو خاکہ پیش کیا ہے کم ازکم اس پر غور کیا جاتا تو مناسب ہوتا ۔ آپ ایکٹ تو بناتے ہیں لیکن عملاً یہ ہو رہا ہے کہ بے دخلیاں بڑھتی جا رہی ہیں ۔ جب اس سلسلے میں مقدمات دفتر میں رجوع ہوتے ہیں تو انکا سلسلہ کافی طویل ہو جاتا ہے ۔ پہلے تو درخواست پر ٹکٹ لگانا پڑتا ہے ۔ ایک وکیل کو مقرر کرنا ضروری ہو جاتا ہے جوکافی معاوضہ لیتا ہے ۔ قانون لگنداری کی دفعہ (۱۱) کے تحت ایک تہائی سے زیادہ حصہ نہیں لیا جاسکتا ۔ لیکن وہ نصف دینے کےلئے تیار ہو جاتا ہے اسکے باوجود بھی کچھ نہیں ہوسکتا ۔ تحصیل اور عدالتیں انصاف رسانی نہیں کرتیں ۔ ان امور کی اصلاح جبتک نہو رعایا کی مشکلات حل نہیں ہوسکتیں ۔ کوئی موثر قدم اٹھایا جائے تو جو قانون بنایا گیا ہے اس پر پورا پورا عمل ہوسکےگا ۔ آنریبل چیف منسٹر جو ریوینیو منسٹر بھی ہیں ان سے میں یہ عرض کرونگا کہ قولداروں کے جو رجسٹرات تیار کئے گئے ہیں ان میں بھی کئی بے ضابطگیاں ہیں ۔ قولداروں کے کالم میں گذشتہ سال ایک شخص کا نام درج رہے تو آج دوسرے کا نام نظر آئیگا ۔ میں ایسی کئی مثالیں پیش کرسکتا ہوں ۔ کاشتکاروں کی بھلائی کےلئے آپ مارٹ گیج بنک (Mortgage Bank) قایم کرنا چاہتے ہیں لیکن عملاً اس سے کاشتکاروں کو فایدہ نہ پہنچے تو اس سے کیا حاصل ۔ اگر آپ سکریٹری کے مرتب کئے ہوے بجٹ پر دستخط کر کے پیش کرتے رہینگے تو کاغذی عمل تو مکمل ہو جائیگا لیکن اس سے عوام کو کوئی حقیقی فایدہ نہیں پہنچ سکیگا ۔ ہمیں مڈیکل اگریکلچر اور ایجوکیشن کےلئے بجٹ میں کافی رقوم مہیا کرنی چاہئیں ۔ جب تک ایسا نہو وہ عوامی بجٹ کہلاسکتا ہے اور نہ اس سے عوام کو کوئی فایدہ پہنچ سکتا ہے ۔ اگریکلچر کے تعلق سے میں یہ کہونگا کہ ہمارے بجٹ میں بھومی سینا کےلئے کوئی ایٹم نہیں رکھا گیا ہے حالانکہ یہ ایٹم بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ چنانچہ شری منشی جی نے بھی بھومی سینا کی ضرورت پر اپنے حالیہ دورہ آندھرہ میں زور دیا تھا ۔ ہماری سوشلسٹ پارٹی بھی بھومی سینا کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے ۔ حالات کے لحاظ سے فوڈ پرابلم (Food Problem) کو حل کرنے کےلئے بھومی سینا کے بغیر کام نہیں چلسکتا اس مسئلہ کو حل نہ کیا جائے تو میں سمجھتا ہونکہ زمین کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ۔ آپ کبتک رجعت پسندی کے خواب دیکھینگے ۔ نظام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ کانسٹی ٹیوشن کی پیدا وار ہے ۔ اس لئے ایجیٹیشن نہ کرنا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ کہا گیا یا جو کچھ کیا گیا ہے وہ عوام کے دل کی بات ہے ۔ اس نظام کے خلاف جو رعایا پر ظلم ڈھانے کا کارن بنا ہے ۔ اسکی شخصیت کے خلاف ناپسندیدگی کا

اظہار کیا گیا - راج پرمکھ کے عہدے کے خلاف نہیں - کانسٹی ٹیوشن نے جو راج پرمکھ کا عہدہ بنایا ہے اسکے خلاف ایجیٹیشن نہیں کیا گیا بلکہ ایجیٹیشن انکی شخصیت کے بارے میں ہے کیونکہ عوام انکے خلاف ہیں -

مسٹر اسپیکر- میں سمجھتا ہوں یہ بحث آگے بڑھانا مناسب نہیں - شخصیت اور راج پرمکھ یہ دونوں علحدہ نہیں ہوسکتے - جب اس شخصیت کو کانسٹی ٹیوشن نے منظور کرلیا ہے تو اس پر بحث درست نہوگی -

شری جی - سری را ملو - ٹھیک ہے - جب بجٹ کے سلسلہ میں ایسی باتیں کہی جارہی ہیں اور اسی طرح قدم آگے بڑھایا جارہا ہے تو عوام ان باتوں کو منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں - آپ تین چار کی میجارٹی میں رہکر فخر کے ساتھ جب یہ کہیں کہ یہ سوال پیدا نہیں ہوتا تو کیا حقیقت میں وہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا - لیکن الکشن کے زمانہ میں آپ نے عوام سے جو وعدے کئے تھے انہیں آپ بھول گئے - عوام کو اسطرح مغالطہ میں رکھنا درست نہوگا - اگر ایسی چیزیں ہم یہاں نہیں لاسکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ پبلک کے لئے ہم کارآمد نہیں ہوسکتے بلکہ میں تو یہ کہونگا کہ اگر دستور میں رائیٹ آف ری کال (Right of Recall) کا حق رکھا گیا ہوتا تو ان کانگریسی ممبروں کو عوام کی مرضی کے خلاف دو کاموں کے کرنے یعنی نظام کو راج پرمکھ بنانے اور جاگیرداری بجٹ پیش کرنے پر واپس بلا لیتے اور انکی بجائے دوسروں کو چن لیتے - آج عوامی منسٹر کی جانب سے یہ بجٹ پیش کیا جا رہا ہے - لیکن ایک کچھلا ہوا مزدور اسے منظور کرنے کے لئے تیار نہوگا -اس لئے کہ یہ وہی پرانا بجٹ ہے - یہ چیزیں سنجیدگی سے سوچنے کے قابل ہیں اگر ہم پرانے ڈگر پر چلتے رہے تو پبلک کو اپنا فیصلہ دینے کا حق حاصل ہے - لیکن میں کہونگا ایسا نہونا چاہئیے - اپوزیشن پارٹی اور رولنگ پارٹی (Ruling Party) ایک دوسرے پر صرف تنقید ہی کرتے رہیں تو اس سے کیا حاصل - ہمیں پبلک کی طرف بھی دیکھنا ہے کہ وہ ہمارے کاموں سے کسقدر مطمئن ہے - آپ یہ کہتے رہینگے کہ ہتیار دو تو ہم پولیس کے بجٹ میں کمی کرینگے اور اگر ہتیار واپس نہیں دینگے تو پولس کے اخراجات میں کمی نہوسکیگی - اور دوسری طرف پی - ڈی - ایف اپوزیشن کا یہ کہنا ہے کہ اسے دہشت انگیزی کے واقعات سے کوئی تعلق نہیں - مجھے بھی یقین ہے کہ اس میں سے بہت سے ساتھی ایسے اعمال سے تعلق نہیں رکھتے - اس کشمکش میں پبلک کے مسائل حل نہیں ہوسکینگے - ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ عوام کے مسائل کو حل کیا جانا چاہئیے اور کسی پارٹی کے اعمال کے حیلہ پر عوام کے مسائل حل کرنے سے گریز نہیں کیا جاسکتا -

آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ چار ہزار ڈکیتی کے واقعات ہوئے اور کئی قتل ہوئے وغیرہ وغیرہ - اسکی ذمہ داری اپوزیشن پارٹی پر ڈالی گئی- یہ سمجھ میں نہیں آتا

کہ اس کا اشارہ کس کی طرف ھے - یہ ایک معمہ بن گیا ھے - آنریبل چیف منسٹر اور پی - ڈی - ایف سکشن کے درمیان جو چار جس (Charges) اور کونٹر چارجس (Counter Charges) ھو رھے تھے انکو سنکر تو پورے ھاؤز کو اور یہاں تک کہ وزیٹرس کو بھی ایسا معلوم ھورھا تھا کہ اپوزیشن میں کسی ٹیبل کے اوپر رائفل اور پستول وغیرہ رکھے ھوئے ھیں اور حکومت انکو واپس کرنے کا بار بار مطالبہ کررھی ھے جسکو وہ خاص پارٹی دینے سے قاصر ھے - حکومت کے لئے اس طرح کی ڈھیلی پالیسی سے دھشت انگیزی کے افعال کو روکنے اور ھتیارات حاصل کرنے میں کامیاب ھونا مشکل بلکہ محال ھوگا - اگر کوئی خلاف قانون و سنگین جرایم کا ارتکاب کرتا ھے تو اسکے خلاف با ضابطہ قانونی چارہ کار اختیار کرنا چاھئے - قوانین موجود ھیں - اس طرح بھیک مانگنے سے کام نہیں چلیگا - اگر اس کا کوئی حل نہیں نکلا جاتا تو دونوں کی لڑائی میں بیچارے غریب کسان اور مزدور تباہ ھو جائینگے -

آج عوام کے مسائل کا صحیح حل سوشیلیزم کے ذریعہ ھی ممکن ھے اور چند لیڈروں نے ھندوستان کی بھلائی کے لئے عوام کو سوشیلیزم کی طرف لے جانے کےلئے کمر باندھ لی ھے - خود مہاتما گاندھی نے اعتراف کیا ھے کہ جئے پرکاش نارائن نے سوشیلیزم کو صحیح طور پر سمجھا ھے - سوشیلیزم کے بغیر دیس آگے نہیں بڑھ سکتا - الکشن کی حدتک تو پنڈت نہرو نے سوشیلیزم کو مانا مگر ایلکشن (Election) کی حد تک ھی سوشیلسٹ بنے رھے - لیکن جب عمل کے میدان میں آئے تو اسکو بھول گئے- اس طرح آپ بھی ان ھی کی پیدا وار ھیں - اس لئے آپ بھی یہ کہنے لگے کہ سوشیلسٹ لوگ ھوا میں باتیں کرتے ھیں - سوشیلیزم جو ڈیمو کریٹک اصول پر ھے ھم اسکو لیکر آگے بڑھینگے اور اس کےلئے ھمارا تعاون رھیگا -

آپ کی پولیس نے بیگناہ لوگوں پر ظلم کیا ھے اس کا آپ نے کیا انتظام کیا ؟ عادل آباد اور کریم نگر میں ایسے پلان چلائے جا رھے ھیں کہ یکلخت قولداروں کو پولیس و پٹیل پٹواریوں کی سازش اور امداد سے بیدخل کیا جائے - ایسی بیدخلیوں کے خلاف عوامی کارکنان اور سوشیلسٹ پارٹی کے کاریہ کرتا اس کوشش میں لگے ھوئے ھ کہ قولداروں کا کوئی مناسب تصفیہ ھو اور کانسٹی ٹیوشنلی (Constitutionally) اس کا کوئی حل نکالا جائے لیکن اسکے باوجود ورکرس پر لاٹھی چارج کیا گیا ھے - مادھو پور تعلقہ منتھنی میں کئی عہدہ داروں نے غیر منصفانہ طریقہ عمل اختیار کیا ھے - اسی طرح حال میں بورلہ گوڑم کے ایک سب انسپکٹر کی جانب سے ایک واقعہ ھوا جسکی نسبت ڈی - یس - پی کو توجہ دلائی گئی اور اخبارات میں بھی یہ واقعہ آیا - یہاں افعال دھشت پسندی کا کوئی سوال نہیں تھا - کمیونسٹوں سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا- یہ صرف آپکے اڈمنیسٹریشن کا ڈفکٹ ھے - اگر اپوزیشن کی جانب سے ایسے واقعات کی طرف توجہ دلائی جائے تو اسے صرف اپوزیشن سمجھنا درست نہوگا - میں یہ عرض

کرونگا کہ اپوزیشن آپکے سامنے جو مسائل رکھتی ہے اسکو بھی حل کرنا ہوگا - سوچئے کہ وہ کیا کہتے ہیں - کیوں کہتے ہیں ؟ تلنگانے کا مسئلہ صرف زمین اور غذا کا مسئلہ ہے - اسکو سوامی رامانند تیرتھ اور ونوباجی بھاوے نے بھی قبول کیا ہے - اگر اسکو جمہوری طریقہ پر حل نہ کیا جائے تو آپکی پالیسی کامیاب نہیں ہوسکتی - اسکے حل کےلئے قدم اٹھانا نہایت ضروری ہے ورنہ عوام خود آئندہ اس کا آلٹرنیٹیو (Alternative) نکال کرھی رھینگے-

مسٹر اسپیکر - میں آنریبل ممبر کی توجہ گھڑی کی طرف مبذول کرانا چاھتا ہوں

شری جی - سری راملو - میں ابھی تھوڑی دیر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - میں یہ کہہ رہا تھا کہ جمہوری طریقہ پر ہم کو اپنے مسائل حل کرنے چاھئیں - اور میں کانگریسی حکومت کو یہ اشورنس (Assurance) دینا چاھتا ہوں کہ ہمارا طریقہ جمہوری رھیگا - سوشیلسٹ پارٹی اسی طریقہ پر کام کرتی رھیگی - فوج اور پولیس پر روپیہ خرچ کرکے بجٹ کو متاثر کرنا اور عوام کے اعتماد کے حاصل کرنے کی امید رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے - انڈسٹریز کے بارےمیں میں کہونگا کہ ہماری حکومت کی پالیسی انڈسٹریز کو فروغ دینے کی نہیں ہے میں نے سنا ہے کہ سرپور پیپر ملز اور سرسلک لمٹیڈ کو کسی پرایویٹ انٹرپرایز (Private Enterprise) کے ھاتھ فروخت کردینے کا مسئلہ زیر غور ہے - ایک طرف تو ہم ایسی انڈسٹریز کو جو فائدہ مند ہیں دوسروں کے ھاتھوں سونپتے ہیں اور دوسری طرف ایسی صنعتوں کو جو نقصان سے چل رھی ہیں انکو اپنے ھاتھوں میں رکھتے ہیں - متعلقہ منسٹر اس کا جواب دیں تو مناسب ہوگا - میرے خیال میں انڈسٹریز کو نیشنلائیز (Nationalize) کرنیکی سخت ضرورت ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ انڈسٹریز پہلے کیونکر منافعہ سے چل رھی تھیں اور اب ان میں کیوں نقصان ہو رہا ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ انکے انتظامات جن لوگوں کے ھاتھوں میں ہیں ان میں نقص ہے - بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ رجعت پسندی کو بدلنے اور پالیسی اور اوٹ لک میں تبدیلی کی ضرورت ہے - اسی لحاظ سے آپ کا بجٹ - ہوتو اسکو پورے ھاؤس کی تائید حاصل رھیگی - بجٹ مرتب کرتے وقت آپ ان تمام چیزوں کو پیش نظر رکھیں ورنہ اسی پرانے ڈھنگ پر بجٹ پیش کرتے رھیں تو اس سے نہ تو عوام کے مسائل حل ہوسکتے ہیں اور نہ عوام آپ سے مطمئن ہوسکتے ہیں - ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنا امنڈمنٹ پیش کرتے ہوئے ھاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس امنڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے اسے پاس کرے -

شری ورکانتم گوپال ریڈی (میڈچل) اسپیکر صاحب - آنریبل ممبرس نے اس انٹریم بجٹ کے متعلق اپنے خیالات کا کافی طور پر اظہار کیا ہے - دو تین دن سے جتنے امور ڈسکشن میں لائے گئے ان میں کہا گیا کہ بجٹ کے ایٹمس جمہوری مطالبات کے موافق تو نہیں ہیں لیکن جمہوری طریقہ سے پیش کرکے منظوری چاھی جارھی ہے -

اس میں شک نہیں کہ جب دیگر ممالک میں الکشنس ہوتے ہیں تو کیبنٹ تشکیل دی جاتی ہے - اور کام شروع ہو جاتا ہے - ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں کئی صدیوں کی مشکلات برداشت کرنے کے بعد پہلی مرتبہ یہ عوامی مقننہ آئی ہے جو بالغ رائے دہی کی اساس پر ہے - ہم عوام سے وعدہ کرکے یہاں آئے ہیں - لہذا ہمکو دل کھول کر باتیں کرنا چاہئیے کیونکہ ہمیں عوام کے جذبات کی صحیح ترجمانی اور نمائندگی کرنی ہے - اس قسم کے جذبات ہاؤس میں ظاہر کئیے گئے - ہم ان جذبات کی قدر کرتے ہیں - اسلئے کہ جب تک جمہوری حکومت پر کریٹی سیزم (Criticism) نہو اسکو صحیح معنوں میں جمہوری حکومت نہیں کہا جا سکتا - کریٹی سیزم سے جمہوریت کا اصلی روپ معلوم ہوسکتا ہے ملک کے جو ضروریات اور خواہشات ہیں انہیں ہر ایک اپنے اپنے ڈھنگ سے پیش کرتا ہے - اسی لحاظ سے ہم الگ الگ طریقوں پر سوچنے کے عادی ہیں - اب ہمیں اس مقننہ میں اک ساتھ بیٹھکر سوچنے کا موقع ملا ہے - میں یہ کہونگا کہ اگر ہم اپنے سب خیالات کو جو ملک کی بھلائی کےلئے ہیں اڈجسٹ (Adjust) کرلیں تو یہ فایدہ مند ہوگا -

یہ کہا گیا کہ جو بجٹ پیش ہوا ہے وہ پولیس بجٹ ہے - میں اس خیال پر ردوقدح نہ کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر شری وی - ڈی - دیشپانڈے کو انکے یہ کہنے پر کہ گذشتہ چھ مہینوں سے امن و امان قایم ہے مبارکباد دیتا ہوں - اور ساتھ ہی یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ آیندہ بھی اسی طرح امن و امان قایم رکھنے کی ذمہ داری قبول کرینگے ؟ مجھے معلوم ہے کہ اپوزیشن لیڈرس کے ہاتھوں میں ہی اسکی کنجی نہیں ہے - بلکہ اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہوگا کہ اسکی کنجی رشیا (Russia) کے ہاتھ میں ہے جہاں سے انکے پاس پروگرام آتے ہیں - اس لئے ان کا کب کیا رویہ رہیگا اس کا یقین نہیں ہوسکتا کیونکہ انہوں نے دوسری جنگ عظیم کو سنہ ۱۹۳۹ع میں سامراجیت کی جنگ کہا اور سنہ ۱۹۴۲ع میں عوامی جنگ کے نام سے موسوم کیا اور پھر سنہ ۱۹۴۷ع میں انہوں نے فسطائیت کی جنگ کا نعرہ لگایا ۔

اگر یہ امن ہمیشہ رہنے والا ہے تو میں آنریبل ہوم منسٹر سے یہ کہونگا کہ اس بجٹ کی منظوری دیدی بھی جائے تو اسکے بعد بھی اپنی ذمہ داریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ضروری بچت کریں - جتنا زیادہ بچاسکتے ہوں بچائیں - یہ بچت عوامی کاموں کےلئے کارآمد ہوگی - ظاہر ہے وہ بھی عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کےلئے یہاں آئے ہیں - جس طرح دوسرے آنریبل ممبرس یہ محسوس کرتے ہیں کہ ملک کو بنانے کےلئے فلاں فلاں چیزوں کی ضروروت ہے اسی طرح اس جانب کے ممبرس بھی یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ملک کو بنانے کےلئے جتنا ہوسکے اتنا کم خرچ کرکے عوام کو زیادہ سے زیادہ فایدہ پہنچائیں - اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے زراعت کو بڑھانے تعلیم کو عام کرنے اور عوام کی دوسری مشکلات کو دور کرنے کےلئے آگے قدم بڑھائیں - لیکن یہ آپکو معلوم ہے کہ عوامی وزراء کے جائزہ لینے کے بعد صرف ۱۰ روز کے اندر ہی یہ انٹریم بجٹ

پیش ہوا ہے - اس طرح انہیں اس بجٹ پر کافی غور کرنے کا موقع نہیں ملا جسکا اظہار آنریبل فینانس منسٹر نے پہلے ہی اپنی اسپیچ میں کردیا ہے - انہوں نے یہ بھی کہا کہ جب فل (Full) بجٹ پیش ہوگا تو اس وقت عوام کی ضروریات کو ترجیح دی جائے گی - اور انکی مشکلات کے حل کی طرف راغب ہونگے - آج غذا کا مسئلہ جس قدر اہم ہے وہ حکومت چلانے والوں سے پوشیدہ نہیں - میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسی طرح سے صنعتوں کی ترقی ، تعلیم کا فروغ اور بیروز گاری کو دور کرنا جیسے مسائل ہیں جن پر آپکو اور ہمکو بیٹھکر سوچنا ہے - نہ صرف سوچنا ہے بلکہ بہت کچھ کام کرنا ہے - یہاں مختلف خیالات اور رجحانات کے ممبرس ہیں - میں ان آنریبل ممبرس پر یہ واضح کرتا ہوں کہ ان سے عوام کی بڑی بڑی امیدین وابستہ ہیں - ہم عوامی نمائندہ ہیں - ہمیں چاہئے کہ جدوجہد کرکے عوام کی ان امیدوں کو پورا کریں - اس اسمبلی کو پبلک پلاٹ فارم کے طور پر استعمال نہ کرین - ہر شخص اگر یہ تصور کرے کہ اسکا ہی طریقہ کار پروگریسیو (Progressive) ہے توصحیح نہوگا - بعض لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی شخصیت کو بہت اہمیت دیتے ہیں - لیکن ہمیں اس طریقہ سے نہیں بلکہ حقیقت پسندی کے نقطہ نظر سے غور کرنا چاہئے اور ملک کی ضروریات کو پیش نظر رکھنا چاہئے - ہمیں ملک کو آگے بڑھانا ہے - بلاوجہ تقریرین کرنے اور اپنی شخصیتوں کو پیش کرنے سے یہ کام نہیں ہوسکتا - ایک پولیس کی مد ہی نہیں بلکہ ایسے بہت سے آیٹمس ہیں جنکے مصارف میں حسب ضرورت کمی یا زیادتی کرنی پڑیگی - ان تمام مسائل پر عوامی نقطہ نظر سے غور کرنا ہے اور بجٹ کو نئے اصولوں سے ترتیب دینا ہے - ظاہر ہے اس کے لئے وقت درکار ہوگا - ہمیں امید ہے کہ آنریبل فینانس منسٹر عوام کے جذبات - خیالات اور ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آیندہ بجٹ ترتیب دینگے - یہ تو صرف تین مہینے کا بجٹ ہے - ظاہر ہے کہ جب ہم کوئی مکان تبدیل کرکے نئے مکان میں جاتے ہیں تو سامان کو حسب منشاء قرینے سے جمانے کے لئے ایک آدہ ہفتہ لگ جاتا ہے - اسی طرح نئی منسٹری ابھی ابھی قایم ہوئی ہے - آنریبل ممبروں نے اپنے اپنے خیالات ہاؤس کے سامنے رکھے ہیں انکو پیش نظر رکھتے ہوئے آیندہ بجٹ تیار کیا جاسکیگا - میں آنریبل ممبرس کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے نہیں کھڑا ہوا ہوں بلکہ ان خیالات کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کس طرح ہمکو اور آپکو ملکر کام کرنا ہے اور کرسکتے ہیں -

ایک اور چیز جسکی طرف توجہ دلانی ہے وہ یونیورسٹی کا مسئلہ ہے عثمانیہ یونیورسٹی کو مرکز کے تحت لیا جارہا ہے - اس چیز پر جس طرح آپکو اعتراض ہے مجھے بھی اعتراض ہے - اگر قومی زبان کو یہاں لانا چاہتے ہیں تو ہم قومی زبان کو لبیک کہتے ہیں - اگر آپ ہندی یونیورسٹی قایم کرنا ہی چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک جدا یونیورسٹی قایم کی جاسکتی ہے اور اگر ممکن ہوتو اس کے لئے بلارم کوارٹرس کو کام میں لایاجاسکتا

ھے - مگر جامعه عثمانیه کو جو یہاں کے سپوتوں اور عوام کی محنتوں سے بنائی گئی ھے سنٹر کے تحت دینے کےلئے ھم تیار نہیں ھیں - اس لئے کہ تلنگنه - کرناٹک اور مرھٹواڑہ ان سب کےلئے یہاں ایک ھی یونیورسٹی ھے - اگر ھندی کو قومی زبان کی حیثیت سے رائج کیا جانا ھی ھے تو ساوتھ انڈیا کےلئے مدراس کو منتخب کیا جاتا تو بہتر ھوتا جہاں اسکی زیادہ ضرورت ھے - اسکی بجائے حیدرآباد کو چن لیا گیا جو قطعاً ناموزوں ھے - اگر ہریجن ریفارمس(Agrarian Reforms) کو جس طرح ترقی پسند حالات کے مطابق تبدیل کرنا چاھتے ھیں تبدیلی کریں مگر جس تناسب سے انکو بدلنا چاھتے ھیں وہ تناسب صرف کاشتکاروں کے لئے ھی نہیں ھونا چاھئے بلکه ملک کے ھر طبقه کے لئے رکھا جائے - ملازمت میں ادنی ملازم سمجھے جانے والے چپراسی و جوان وغیرہ کی تنخواہ سو روپیه قرار دی جائے تو اعلی عہدہ داروں کی تنخواہ بھی اوسی تناسب سے پانچ گنا یعنے پانچ سو روپیه قرار دی جائے - اور اوسی طرح دیگر پیشوں پر بھی قیود عاید کئے جائیں تا کہ کسی کو لوٹ کھسوٹ کرنے کا موقع نه ملے ورنه کشتکار جو دیہاتوں میں رھتے ھیں وہ غریب ھو جائینگے - شہر والے امیر بنکر دیہاتیوں کی لوٹ کھسوٹ کرتے رھینگے - کسانوں کے متعلق جو ملک کی ریڑھ کی ھڈی کہے جاسکتے ھیں ان کی طرف توجه نہیں کی جا رھی ھے ان کے مسائل سے منه موڑا جاتا ھے - آپ شہروں کو تو بنانا چاھتے ھیں مگر دیہات کی طرف توجه نہیں کرتے - میں موجودہ حکومت سے درخواست کرونگا کہ وہ جلد سے جلد دیہاتوں کے سدھار کی جانب متوجه ھو - دیہات کے معیار زندگی کو بڑھانا چاھئے اور اسکے ساتھ ساتھ شہروں میں جو لکھ پتی کروڑ پتی اور اعلی عہدہ دار ھیں ان کے معیار زندگی کو گھٹانا ضروری ھے تا کہ غریبوں کا معیار زندگی کچھ بڑھ سکے - وہ اسطرح کیا جاسکتا ھے کہ اعلی عہدہ داروں کی تنخواھیں کم کی جائیں اور کسی عہدہ دار کی تنخواہ پانچ سو سے زیادہ نہو - اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہونگا کہ ھمارے ملک میں دفتریت کا دوردورہ ھے - جب ھم پیدل سفر کرتے تھے بنڈی پر جاتے تھے اور گھوڑوں پر سواری کرتے تھے تو اوس وقت کا دفتریت کا طریقه آج کام نہیں دیگا - اب ھم موٹرسیکل موٹر اور ریل میں سفر کرتے ھیں اور ھوائی جہاز میں اڑتے ھیں - لہذا اوسی رفتار سے دفتروں کے کاروبار کو آگے بڑھائیں - بہر حال معیار کارکردگی کو تیز کرنے کی ضرورت ھے - تا کہ ملک ترقی کرسکے - ھمیں چاھئے کہ کاٹیج انڈسٹریز کی ترقی کی جانب بھی توجه کریں - کاٹیج انڈسٹریز کو ترقی دینے کی شدید ضرورت ھے - لیکن یه چونکه انٹریم گورنمنٹ کا بجٹ ھے اس میں زیادہ .... (قہقه) معاف فرمائیے - تین مہینے کا بجٹ ھے - انٹریم بجٹ ھے - حیدرآباد میں پہلے کا جو طریقه کار ھے اسکو بدلکر آل انڈیا لیول پرلانا چاھئے اور سابقه مدات کو کم کرنا چاھئے - سابقه بجٹ میں بہت سی ترسیمات پیش کی گئیں ھیں - اس پر غور کرنے سے معلوم ھوگا کہ آنریبل ممبرس اسکی گہرائی میں نہیں گئے - پہلے کا بجٹ آٹوکراٹک (Autocratic) گورنمنٹ کا تھا اب یه عوامی گورنمنٹ کا بجٹ

ہے اس لحاظ سے ایک مد کے بارے میں ھی ترمیم کی ضرورت نہیں ھے بلکه هر مد میں بنیادی طور پر تبدیلی کرنے کی ضرورت ھے - صرف جیل کے مد میں کمی کے متعلق جو ترمیم آئی ھے وہ ناقص ھے - بجٹ کے ان مدات پر غور کرنے سے معلوم هوگا که ان میں تین لاکھ کی کمی هی نہیں بلکه جدید عارضی عمله کےلئے دس لاکھ کے لگ بھگ زیادہ رقم مختص کی گئی ہے-یہ تمام تخفیف کرنے کے قابل ھے - جبکه جیلوں میں قیدیوں اور نظر بندوں کی تعداد زیادہ تھی اوس وقت زاید عمله ضروریات کے مد نظر قایم کیا گیا تھا جو هنگامی تھا - لیکن اب جیسا که آنریبل چیف منسٹر نے کل هی فرمایا نظر بندوں کی تعداد (۳۰۰ - ۵۰۰) سے زیادہ نہیں ھے تو پھر موجودہ حالات کے لحاظ سے اس اڈیشنل (Additional) عمله کی ضرورت باقی نہیں رهتی - یه بات میری سمجھ میں نہیں آئی ھے که جیل کی ملازمتوں میں بطور خاص سندھی کیوں رکھے گئے ھیں ؟ میں سندھیوں کا مخالف نہیں هوں لیکن یه سمجھنے سے قاصر هوں که اس محکمه میں (۱۳) گزیٹیڈ عہدوں میں سے (۱۱) گزیٹیڈ عہدوں پر سندھیوں کو کیوں رکھا گیا ھے ؟ اس سے شبہات پیدا هوتے هیں - کیا سندھی عہدہ دار جیل کے عہدوں کےلئے ماهر هوتے هیں ؟ اگر بغیر کسی معیار قابلیت کے وہ ماهر هوتے هیں تب یه الگ بات ھے -

میں امید کرتا هوں که ان تمام امور پر غور کرتے هوئے مسائل کے حل کی جانب حکومت کے آنریبل منسٹرس متوجه هونگے -

شری مانک چند پہاڑے (پھولری) - ادھیکش مہودے - اب جو انٹریم بجٹ تین مہینے کےلئے پیش کیا گیا ھے اسکے متعلق میں چند خیالات کا اظہار کرنا چاھتا هوں - یه بجٹ پہلے کی منسٹری کا بنایا هوا ھے - نئی منسٹری نے ابھی چارج لیا ھے - یه بات صاف ظاهر ہے که ابھی ان لوگوں کو بجٹ پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا اور انہوں نے اس میں کوئی رد و بدل نہیں کیا - ان باتوں پر هم غور کریں تو معلوم هوگا که اس بجٹ کی ذمه داری ان منسٹروں پر نہیں ھے - بجٹ اس لئے پیش کیا گیا ہے که عوام کا رحجان معلوم هو- جو امنڈمنٹس آئے هیں اس میں کئی باتیں بتائی گئی هیں - کسی نے کہا که مڈیکل ڈپارٹمنٹ کےلئے زیادہ رقم رکھی جائے - کسی نے کہا که پولیس کا خرچه کم کیا جائے - میں یه کہونگا که پولیس کا خرچه کم کرنے کے بعد کیا حالت هوگی - خرچه زیادہ رهنے پر یه حال ہے که همارے ضلع کے ۸۶ دیہاتوں میں ۱۷ سال سے ڈی - ایس - پی (D.S.P.) کا دورہ نہیں هوا - معلوم هوا که چند مہینوں پہلے انکا دورہ هوا تھا - میں یه کہونگا که اتنا خرچه هونے کے بعد بھی اڈمنسٹریٹیو سرویس (Administrative Service) کی کمی ہے -

ایجوکیشن کے متعلق بھی میں یه کہونگا که خرچه بڑھایا گیا ھے اس ایٹم پر پہلے ۱۰ فیصدی خرچه هوتا تھا اب ۱۵ - ۱۶ فیصدی هوگیا ھے - لیکن جو اسکول

کھولے گئے ھیں وہ محض نام کے ھیں - وھاں نہ مدرس جاتا ھے نہ خبر لی جاتی ھے - صرف گورنمنٹ کے بجٹ پر خرچہ پڑتا ھے - میں یہ کہونگا کہ صرف بجٹ میں پیسے بڑھا نے سے اونتی (उन्नति) نہیں ھوسکتی - بجٹ کا صحیح طور پر خرچ کیا جانا مفید ھوگا - حکومت کے کل پرزے ٹھیک کرنا چاھئے تا کہ جو پیسہ خرچ ھوتا ھے اس کا فائدہ بھی جنتا کو حاصل ھو - گورنمنٹ نے درخت لگانے کی ایک اسکیم بنائی اس پر اعتراض کیا گیا کہ درخت تو باقی نہیں رھے پیسہ بیکار خرچ ھوگیا - لیکن میں یہ کہونگا کہ جنتا کو بھی اس کا دھیان رکھنا چاھئے تھا کہ گورنمنٹ جو خرچ کر رھی ھے وہ ھمارے ھی جیب کا پیسہ ھے اسکی حفاظت ھمارا بھی فرض ھے - بجٹ چاھے کتنا بھی بڑھایا جائے اس سے فائدہ نہیں ھوسکتا جب تک کہ اس کا صحیح استعمال نہو - اس لئے میں آنریبل ممبرس سے پرارتھنا کرونگا کہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالنے کی بجائے اپنے کرتویہ (कर्तव्य) پربھی دھیان دیں - ھمیں ۷۰ سال سے گورنمنٹ پر اعتراض کرنے کی عادت ھے - اس وقت کی حکومت ھماری گورنمنٹ نہ تھی - اب جبکہ اپنی حکومت قایم ھوچکی ھے تو گورنمنٹ کی مخالفت کا رویہ ھمیں بدلنا چاھئے اس لئے کہ یہ گورنمنٹ جنتا کی ھے اور جنتا کی گورنمنٹ جانتی ھے کہ جنتا کی بھلائی کے لئے اسکو کیا کیا کرنا ھے - اگر ھم اس خیال کو سامنے رکھکر بجٹ پر غور کریں تو ھم کو معلوم ھوگا کہ بجٹ میں جنتا کے کاموں کے لئے جو پیسے رکھے گئے ھیں اوسی سے ھم بہت سے کام نکال سکتے ھیں - پولیس کے ایٹم میں زیادہ پیسے رکھنے پر کہا گیا کہ یہ پولیس بجٹ ھے - میں مانتا ھوں کہ یہ رقم زیادہ ھے لیکن یہ خرچہ کیوں ھو رھا ھے اسکی وجہ پر بھی دھیان دینا پڑیگا - ھمارے اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ھم کسی طرح سے وایولنس (Violence) کرنا نہیں چاھتے - مگر انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ھماری پالیسی وایولنس (Violence) کی نہیں - میں یہ بتانا چاھتا ھوں کہ اس وقت جو گورنمنٹ ھے اسکی پالیسی انتقامی جذبے کے تحت نہیں ھے بلکہ قانون کو عمل میں لانے کے لئے ھے - جس پالیسی کے تحت ٹراٹسکی (Trotsky) کو ختم کیا گیا ھے وہ پالیسی اس گورنمنٹ کی نہیں ھے - آپ اور ھم دونوں نے ملکر اس لئے جد و جہد شروع کی تھی کہ جنتا کا راج آئے - اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ جنتا کا راج آنے پر بھی جدو جہد جاری رکھیں - اس طریقہ کو اب بدلنا چاھئے - حکومت ھمیں اب ملی ھے - ھمیں چاھئے کہ ملک میں امن و شانتی لائیں - نہیں تو موقع پرست آگے بڑھینگے - ان موقع پرستوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے گورنمنٹ کو کوشش کرنی چاھئے - اتہاس آپ کے سامنے ھے - آپ خود محسوس کر رھے ھیں کہ موجودہ حکومت اور اس سے پہلے کی حکومتوں میں کافی فرق ھے - انتقام لینا اس حکومت کو منظور نہیں ھے - قانون کے تحت مقدمات چلائے جاتے ھیں سزا اس وقت تک نہیں دیجاتی جبتک کہ الزامات ثابت نہوں - یہ جنتا کے راج کا طریقہ ھے - اس کا کھلا ثبوت یہ ھے کہ (۳۰۰۰) نظر بندوں میں سے اب صرف (۵۰۰) نظر بند رھگئے ھیں - اس سے ظاھر ھے کہ ھماری گورنمنٹ نے کسی انتقام کے تحت کام نہیں کیا بلکہ

انصاف کے تحت کام کرتی ہے ۔ ان حالات میں میں نہیں سمجھتا کہ آپ گورنمنٹ پر جو اعتراض کرتے ہیں وہ کس حدتک درست ہے ۔ آپ خود کو پروگریسیو (Progressive) کہتے ہیں ۔ جب آپکا عمل پروگریسیوھوتو گورنمنٹ کو خود پولیس کے بجٹ میں کمی کرنی پڑیگی ۔ اور جب گورنمنٹ کے پولیس بجٹ میں کمی ہو جائے تو اس سے جنتا کو فائدہ پہنچے گا ۔ میں فینانس منسٹر سے عرض کرونگا کہ ایجوکیشن ۔ مڈیکل اور اریگیشن (Irrigation) وغیرہ کےلئے خرچہ بڑھانے کی بجائے مناسب یہ ہوگا کہ جو رقمیں رکھی گئی ہیں ان کا صحیح طریقہ پر استعمال ہوتو جنتا کو فائدہ پہنچ سکتا ہے ۔ جیل کے بجٹ میں کمی کی جاسکتی ہے ۔ یہاں ٹنڈر ½ رقم پر منظور کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ کہونگا کہ اڈمنسٹریشن کو صحیح طور پر چلانا چاہئے اس سے خود بجٹ میں کمی ہوسکتی ہے ۔ اس وقت جو امنڈمنٹس پیش کئے گئے ہیں اور انکے متعلق جو جذبات و خیالات کابینہ کے سامنے رکھے گئے ہیں ان پر میں آنریبل ارکان کو دھنیاواد دیتا ہوں اور اسکے ساتھ ساتھ یہ کہتا ہونکہ آئندہ جو بجٹ پیش ہوگا اس وقت یہ خیالات پیش کئے جائیں تو ان پر عمل ہوسکتا ہے ۔ اس لئے کہ نئی کابینہ کو جایزہ لیکر ابھی ۱۰ - ۱۵ دن ہی ہوئے ہیں ۔

اریگیشن (Irrigation) کے خرچہ میں اضافہ کےلئے توجہ دلائی گئی ہے ۔ لیکن اس سے جنتا کو فائدہ نہیں ہوگا ۔ اگر حقیقت میں ہمکو ترقی کرنا ہےتو ہماری مشنری میں جو ڈیفکٹ ہے اسکو دور کرنا ہوگا ۔ اس کےلئے کیبنٹ کے سامنے آپ تجاویز لائیں کہ کسطرح مشنری کی اصلاح کی جاسکتی ہے ۔ نقائص کی تحقیقات کرکے صحیح راستہ پر کام کرنے کی کوشش کی جائیگی ۔ اور حکومت سے میں یہ عرض کرونگا کہ جو شکایات گورنمنٹ مشنری کے خلاف پیش کی جاتی ہیں اسے ان پر غور کرنا چاہئے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی شکایت پیش کی جاتی ہے تو اس پر دھیان نہیں دیا جاتا جسکی وجہ سے لوگ تنگ آکر شکایت کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں ۔ اسکی وجہ سے مشنری میں اور خرابیاں پیدا ہوتی جاتی ہیں ۔ جنتا کے خیالات کو پیش نظر رکھنا حکومت کا کام ہے اگر جنتا کا خیال نہ رکھا جائے تو بدامنی پیدا ہوگی اورکوئی ترقی نہوگی ۔

بہر حال میں یہ عرض کرونگا کہ جنتا کی ترقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے آئندہ بجٹ پر آپ امنڈمنٹ لاسکتے ہیں ۔ یہ تو صرف تین مہینے کا بجٹ ہے اس لئے اسےمنظور کرلیا جائے تو مناسب ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب سات بج چکے ہیں لیکن ریسز (Recess) کےلئے جو ۱۰ منٹ زاید لئے گئے تھے اسکے معاوضہ میں اب مزید ۱۰ منٹ دئے جاتے ہیں ۔

شری سید حسن (حیدر آبادسٹی) مسٹر اسپیکر سر ۔ نفس مسئلہ پر عرض کرنے سے پہلے میں جناب کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ کل آنریبل چیف منسٹر نے اپنی

جذباتی تقریر میں اور اسکے بعد آج آنریبل ایجوکیشن منسٹر اور ٹریزری بنچس کے بعض ارکان نے اپنی تقریروں میں ان پارلیا منٹری (Unparliamentary) الفاظ استعمال کئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں آنریبل چیف منسٹر یا دیگر آنریبل منسٹرس کو دیگر آنریبل ممبرس پرکوئی فوقیت حاصل نہیں ۔ اس لئے میں آنریبل اسپیکر سے درخواست کرونگا کہ اس خصوص میں آیندہ احتیاط کےلئے انہیں متوجہ فرمائیں ۔

آنریبل چیف منسٹر نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ الکشن میں جنراسٹی (Generosity) سے کام لیا گیا ۔ میں نہیں سمجھتا اس کا کیا مطلب ہے کیا الکشن میں کانسٹی ٹیوشن (Constitution) کے لحاظ سے شہریوں کو حصہ لینے کا حق نہ تھا جس کےلئے انہوں نے مدد کی ۔ بہتر ہوتا کہ الکشن کے بارے میں ہاؤس میں گفتگو نہ کی جاتی ہمیں معلوم ہے کہ الکشن کے نتایج کے بعد کیا کیا ہوا ۔ دور کیوں جائے خود ہارٹ آف دی سٹی (Heart of the City) دودھ باولی کے دروازہ کے باہر اور شاہ گنج میں دیکھ لیجئے وہاں کیا ہو رہا ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مختلف طریقوں پر مظالم کئے جا رہے ہیں ۔ مکانات محض اس شبہ پر جلائے جا رہے ہیں کہ وہاں کے رہنے والوں نے کانگریسی امید وار کو ووٹ نہیں دئے یا محاذ کے امید وار نے وہاں سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ۔ کیا یہی جنراسٹی (Generosity) ہے ۔ کیا یہ اپوزیشن کےساتھ رونج فل ایٹی ٹیوڈ (Revengeful attitude) کو ظاہر نہیں کرتا ۔

آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ وہ جاگیر داروں کا بریف (Brief) لیکر ہاؤس میں حاضر نہیں ہوئے ہیں ۔ میں جانتا ہوں کہ جب سے انہوں نے وزارت کا عہدہ سنبھالا ہے وہ پراکٹس نہیں کر رہے ہیں ۔ لیکن جس انداز سے انہوں نے مٹھی بھر جاگیر داروں کے مسئلے کو ہاؤس کے سامنے رکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جاگیر داروں کی وکالت فرما رہے ہیں ۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں عوام بیروزگار پھر رہے ہیں ۔ کہیں تخفیف کےنام سے انکا روزگار چھین لیا جاتا ہے تو کبھی گور والا کمیٹی کی سفارشات کی آڑ میں انہیں روٹی سے محروم کردیاجاتا ہے ۔ کبھی جاگیرات کی برخواستگی کا نام لیکر کئی لوگ بیروزگار کردئے جاتے ہیں ۔ غرض ہم دیکھ رہےہیں کہ پولیس ایکشن کے بعد سے کئی ہزار لوگ مختلف بہانوں سے بیروزگار کردئے گئے لیکن اسکے باوجود صرف مٹھی بھر جاگیر داروں کے متعلق چیف منسٹر کا یہ ارشاد کہ انہیں بیروزگاری سے بچانے کےلئے معاوضہ دیا جاتا ہے غور طلب ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ جاگیر داروں کے اسناد میں لکھا ہے کہ وہ ” تاقیام شمس و قمر ،، جاگیر سے فائدہ اٹھائینگے وغیرہ ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ اوس زمانے کے حکمرانوں کے سب احکام کی کیا اسی طرح پابندی کی جا رہی ہے کہ آج آپ جاگیر سے متعلقہ حکم پر عمل کرنا اس قدر ناگذیر سمجھ رہے ہیں ؟ جب اس زمانے کے حکمرانوں کے دوسرے احکام و قوانین منسوخ ہوسکتے ہیں تو صرف جاگیرداروں کا خیال رکھکر ان کےلئے دوکروڑ کا بجٹ منظور کرنے پر

اصرار کرنا مناسب نہیں - ہم نہیں چاہتے کہ لاکھوں بیروزگاروں کی طرح جاگیر دار بھی افلاس اور فاقہ کشی میں مبتلا ہوجائیں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حالات زمانہ کے مد نظر انکی مفت خوری کی عادت ختم کی جائے اور ان کے لئے بھی دوسرے محنت کش عوام کی طرح متبادل روزگار کی فراھمی کی کوشش کی جائے - اس کے لئے فیکٹریز کو ترقی دیکر جاگیر داروں کو بر سر روزگار لایا جاسکتا ھے - اس طرح جاگیر داروں کی مدد کرنا زیادہ بہتر ھے بہ نسبت اسکے کہ انہیں لاکھوں روپیہ معاوضہ دیا جائے - کانسٹی ٹیوشن کے حوالہ سے یہ کہا گیا کہ بلا معاوضہ کسی کی جایداد نہیں لی جاسکتی - لیکن جاگیر کوئی ملکیت نہیں - جاگیر دار کوئی مالک نہیں هوتا - کیونکہ وہ اپنی جاگیر کو کسی دوسرے کے ھاتھ فروخت نہیں کرسکتا - جس طرح کہ دوسری چیزیں فروخت کی جاسکتی ھیں - مثلاً کسی کی گاڑی ھے وہ اسکو فروخت کرسکتا ، رھن رکھ سکتا یا مفت دیسکتا ھے - لیکن کوئی جاگیر دار جاگیر بیچنے کا حق نہیں رکھتا - بلکہ جاگیر دار کے مرنے کے بعد قانون عطیات کے لحاظ سے جاگیر معطی کو واپس ہوتی ھے - البتہ عام طور پر جاگیر اسی خاندان کو مکرر بغرض پرورش دیجاتی ھے - اس لحاظ سے کانسٹی ٹیوشن کا اطلاق جاگیر پر نہیں ھوسکتا - لہذا جاگیر داروں کو جو معاوضہ دیا جاتا ھے وہ قطعاً غیر ضروری ھے اور نامنظور کرنے کے قابل ھے -

چیف منسٹر نے فرمایا کہ اکسپنڈیچر(Expenditure) میں کمی کا طریقہ کیا ھوسکتا ھے - سب سے پہلے میں یہ عرض کرونگا کہ باھر سے جو عہدہ دار بلائے گئے ھیں انہیں واپس کیا جائے - ممکن ھے امرجنسی (Emergency) حالات میں انکی موجودگی ضروری خیال کی گئی ھو - لیکن اب جبکہ وہ حالات باقی نہیں رھے بجٹ میں ان کے لئے گنجائش رکھکر ھزاروں لاکھوں روپیہ خرچ کرنا میرے خیال میں درست نہیں - انہیں یہاں رکھنے کے صرف دو ھی وجوھات ھوسکتے ھیں - ایک تو یہ کہ یہاں کے لوگ نا اھل ھیں اس لئے باھر کے لوگوں کو رکھنے کی ضرورت لاحق ھوئی - دوسرے یہ کہ یہاں کے سب لوگوں کو روز گار مل چکا ھے - اس لئے حکومت باھر کے لوگوں کو یہاں روزگار پر لگا کر انکی بے روزگاری دور کرنے کی طرف متوجہ ھے - میں عرض کرونگا کہ یہاں لاکھوں آدمی بیروزگاری کاشکار ھیں - روینیو ڈپارٹمنٹ کو دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ اب بھی کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر کی جایدادوں پر باھر کے لوگ موجود ھیں - ایک (۷۰) ستر سالہ ضعیف وظیفہ یاب کو بھی لایا گیا ھے - اور انہیں چیف سپلائی کمشنر اور سینیر روینیو بورڈ ممبر (Senior Revenue Board Member) وغیرہ جیسی اھم خدمات دیگئی ھیں - میں پوچھتا ھوں کیا ھمارے پاس ایسے لوگ نہیں تھے جو یہ کام کرسکتے ؟

اسی طرح پولیس ڈپارٹمنٹ میں جوانوں سے لیکر اعلی ترین خدمات تک لوگ باھر سے بلائے گئے ھیں - کیا اب بھی انکی ضرورت باقی ھے - انسپکٹر جنرل پولیس کو دو ھزار

سات سو روپیے کاادار ماھانہ تنخواہ دیجاتی ھے - اسکے علاوہ انہیں بنگلہ اور موٹر بھی سرکاری طور پر دیجاتی ھے - کیا اس سے کم ماھوار پر کام کرنے والے یہاں موجود نہیں ھیں - اس سلسلے میں آنریبل چیف منسٹر فرماتے ھیں کہ باھر کے عہدہ داروں سے حکومت نے کچھ کمٹمنٹس (Commitments) کئے ھیں - آپ بلا وجہ کمٹمنٹس کرتے ھیں انکے ذمہ دار کون ؟ میں یہ کہونگا کہ اگر عوام کی محنت سے کمایا ھوا روپیہ جو ٹیکسس کی صورت میں وصول کیا جاتا ھے اس طرح خرچ کیا جائے تو اسکی ذمہ داری کس پر ھے -

آنریبل چیف منسٹر نے یہ بھی فرمایا کہ تین ھزار قتل اور کئی ھزار ڈکیٹیوں کی ذمہ داری کمیونسٹوں پر ھے - آنریبل چیف منسٹر یہ بھی وضاحت فرماتے تو بہتر ھوتا کہ باھر کی آئی ھوئی پولیس ، فوج اور مال کے عہدہ داروں نے کتنے بے گناھوں کو قتل کیا - کتنے ریپس (Rapes) کئے - لیکن اسکے متعلق نہیں کہا گیا - ظاھر ھے اسکی ذمہ داری باھر سے آئے ھوئے لوگوں پرھی آتی ھے - باھر کے لوگوں کو یہاں آنے کی دعوت دینے والے اسکے ذمہ دار قرار دئے جاسکتے ھیں - آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ ھم سے کواپریٹ کیجئے - ھم یہاں یقیناً کواپریٹ کرنے کےلئے آئے ھیں لیکن آپ بھی تو آگے بڑھئے - آپ اپنے محلات میں رھکر تعاون چاھتے ھیں تو یہ کسطرح ممکن ھے - تعاون کےلئے تو خلوص دل سے آگے بڑھنا چاھئے - حکمران جماعت سے متعلق دعوی کیا جاتا ھے کہ اس نے سیکولر گورنمنٹ بنائی ھے - لیکن میں نہیں سمجھتا کہ یہ سیکولر گورنمنٹ ھے - پولیس ایکشن کے بعد آج تک کے جملہ حالات کو سامنے رکھئے - اور ایمانداری سے اسکا جایزہ لیجئے اور غور کیجئے کہ کیا آپ اسے سیکولر گورنمنٹ کہنے کی جرات کرسکینگے ؟ مختلف عنوانوں سے اور مختلف دفعات کے حوالہ سے لوگوں کو ملازمتوں سے نکال دیا جاتا ھے - پھر بھی آپ یہ کہتے ھیں کہ یہ سیکولر گورنمنٹ ھے - یوں تو روزانہ ایسے سینکڑوں واقعات پیش آتے ھیں لیکن مثال کے طور پر میں صرف ایک واقعہ ایوان کے سامنے بیان کرنا چاھتا ھوں - حال ھی میں یہاں کی آرمڈ پولیس میں ایک فوج کے علحدہ شدہ کرنل نے درخواست دی انہیں انڈین آرمی میں پرمننٹ کمیشن (Permanent Commission) ملا تھا لیکن وہ وھاں جانا نہیں چاھتے تھے چنانچہ اے - یس - پی (A. S. P.) کی جائداد کےلئے جو مقابلہ کا امتحان ھوا اس میں انہیں " اے " ملا - یعنے وہ فسٹ آئے لیکن انہیں موقع نہیں دیا گیا - محض اس لئے کہ وہ ایسے فرقے سے تعلق رکھتے تھے جس کا صرف ایک آدمی گورنمنٹ لینا چاھتی تھی اس لئے انکو رجکٹ (Reject) کردیا گیا - کیا اسکے بعد بھی یہ حکومت سیکولر کہلائی جاسکتی ھے -

موجودہ موازنہ کے متعلق کہا جاتا ھے کہ وہ انٹریم بجٹ ھے - موجودہ حالات میں اسکو منظور کرلینا چاھئے - لیکن اس بجٹ کے اوٹ لائینس (Outlines) سے

ظاہر ہے کہ آیندہ بجٹ بھی انہیں اوٹ لائنس پر مرتب کیا جائیگا ۔ اس بجٹ کو دیکھنے کے بعد ہم یہ امید نہیں کرسکتے کہ آئیندہ بجٹ میں کوئی بنیادی تبدیلی ہوگی ۔ عوامی وزراء کے آنے کے بعد توقع تھی کہ بجٹ بھی عوامی نقطہ نظر سے مرتب کیاجائیگا اور یہ بجٹ غریبوں اور کاشتکاروں کا ہوگا ۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بجٹ غریبوں ۔ کاشتکاروں اور محنت کش عوام کا نہیں ہے ۔ بلکہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ راج شاہی اور جاگیر دارانہ بجٹ کی تصویر ہے ۔ آپ نے کاشتکاروں کےلئے کیا حل تجویز کیا ہے ۔ آپ تو کہتے ہیں کہ جاگیریں برخواست کردی گئیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جاگیریں برخواست نہیں ہوئیں ۔ بلکہ ہوا یہ کہ جاگیر داروں سے جاگیر لے لی گئی صرف مالک بدلے اور جاگیر داری تو اسی طرح باقی ہے ۔

شری لکشمی نیواس گنیریوال (راماُن پیٹھ) ۷ - ۲۰ ہوچکے ہیں وقت کافی ہوگیا ہے ۔ یہ تقریر پلیٹ فارم کی ہوتی جا رہی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں اس قسم کی گفتگو نہ ہونی چاہئے ۔ دو چار منٹ میں آنریبل ممبر اپنی تقریر ختم کردینگے ۔

شری لکشمی نیواس گنیریوال ۔ میں معافی چاہتا ہوں ۔

شری سیدحسن ۔ جناب اگر مناسب تصور کریں تو میں اس وقت تقریر ختم کرتا ہوں بشرطیکہ کل مجھے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھنے کا موقع دیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگر زیادہ ٹائیم کی ضرورت ہے تو اور بات ہے ۔ میرے پاس کئی آنریبل ممبرس کی درخواستیں آئی ہیں کہ انہیں تقریر کا موقع دیا جائے ۔ ایسی صورت میں ٹائیم کا لحاظ رکھا جائے تو مناسب ہے ۔ میں سمجھتا ہوں آنریبل ممبر ابتک بھی ۱۰ منٹ سے زاید لے چکے ہیں لہذا وہ اپنی تقریر جلد ختم کرنے کی کوشش کریں تو مناسب ہے ۔

شری سیدحسن ۔ مناسب ہے ۔ میں کوشش کرونگا کہ جلد سے جلد اپنی تقریر ختم کروں ۔

کاشتکاروں کےلئے آپ نے کیا کیا ۔ ان سے اسی طریقہ پر لیوی وصول کی جاتی ہے اور اسی تشدد سے مالگزاری لی جاتی ہے اور ابتک وہی طریقہ رائج ہے ۔ اسکے علاوہ باہر کے اور یہاں کے مال اور پولیس کے عہدہ داروں کی جانب سے انڈے اور مرغیوں کی سپلائی کا مطالبہ علحدہ جاری ہے ۔ لیکن انکی بھلائی کےلئے کچھ نہیں ہوتا ۔ نئے نئے عنوانات سے ٹیکس لگائے جاتے ہیں ۔ آپ کے نئے پروپوزاس (Proposals) کے لحاظ سے تو ٹیکسس میں مزید اضافہ زیر غور ہے ۔ حیدرآباد جب ہندوستان کا جزو قرار پاچکا ہے تو ایسی صورت میں کروڑگیری برخواست کی جانی چاہئے تھی ۔ سنہ ۱۹۵۰ع

میں کروڑ گیری کی برخواستگی کا وعدہ کرکے آپ ایک عرصہ قبل ھی سے سیلس ٹیکس بھی عاید کرتے ھیں - وہ بھی مدراس سسٹم پر - جس کے لحاظ سے ایک چیز پر کئی مرتبہ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ھے - ایک چیز کئی اشخاص کے ھاتھ سے ھوکر گزرتی ھے اور ھر شخص علحدہ علحدہ سیلس ٹکس ادا کرتا ھے -

اب میں الکٹریسٹی ڈپارٹمنٹ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں - جنگ سے پہلے الکٹریسٹی کے ریٹس ھمسایہ ریاستوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھے اور دوسری جنگ عظیم کے دوران میں عارضی اضافہ کہکر ریٹس (Rates) اور بڑھا دئے گئے - گو یہ اضافہ عارضی تھا لیکن اب تک اسے جاری رکھا گیا ھے - اسے فوراً کیوں کم نہیں کیا جاتا - اسکے ساتھ ساتھ ھم یہ بھی دیکھتے ھیں کہ برق کے مزدوروں کے ساتھ آپ کا سلوک کیسا ھے - انہیں کیا سہولت پہنچائی جاتی ھے ؟

ممکن ھے آپ یہ کہیں کہ ھماری ھمسایہ ریاستوں میں بجلی پیدا کرنے کے قدرتی ذرائع مؤجود ھیں - واٹر فالس وغیرہ سے وہ برق پیدا کرتے ھیں - لیکن میں کہونگا کہ ھمارے پاس بھی تو ایک قدرتی ذریعہ ھے - آپ کو سنگارینی کالریز سے کوئلہ کم مقدار میں نہیں ملتا - اس سے اگر خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جائے تو کم سے کم قیمت پر بجلی پیدا کی جاسکتی ھے -

ایک اور مسئلہ جسکی طرف توجہ کرنا نہایت ضروری ھے وہ لاکھوں بےگھر اور محنت کش عوام کےلئے کواٹرس کی تعمیر کا مسئلہ ھے - اس ضرورت کےلئے بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ھے اسکے برخلاف آرائش بلدہ کے مکانات کے کرائے ڈبل کردئے گئے ھیں - یہ وہ مکانات ھیں جو آج نہیں ۱۵ - ۲۰ سال پہلے بنائے گئے تھے - ایک طرف تو آپ لوگوں کو بیروزگار کردیتے ھیں - دوسری طرف مختلف طریقوں سے ان سے رقم وصول کرتے ھیں - طلباء کی فیسیں بڑھادی جاتی ھیں - مکانات کے کرائے بڑھا دئے جاتے ھیں ٹیکسس میں اضافہ کیا جاتا ھے یہ چیزیں قابل غور ھیں نظام کے دور حکومت میں میکانائزڈ آرمی (Mechanised Army) پر چار کروڑ روپیہ خرچ ھوتا تھا - اورپولیس پر ایک کروڑ - یہ کس لئے خرچ ھوتا تھا - جمہوریت کو دبانے کےلئے - آج آپ جمہوری موازنہ میں اس ایٹم پر ۶ کروڑ روپیہ صرف پولیس پر صرف کرتے ھیں جبکہ فوج کا تعلق آپ سے نہیں رھا - آپ کہتے ھیں کہ آرمڈاسٹرگل (Armed Struggle) ختم کیا جائے تو پولیس بجٹ میں کمی ھوگی - آپ اپنے اڈمنسٹریشن کو تو درست کیجئیے - رشوت کو ختم کیجئیے - بد دیانتی اور بدچلنی کو دور کیجئیے - اپنا اڈمنسٹریشن بہتر بنائیے تو اسٹرگل خود بخود ختم ھو جائےگا - کون چاھتا ھے کہ جنگل اور پہاڑوں میں اپنی زندگی مصیبت سے گذارے - ان سب چیزوں پر آپ غور کریں تو میں سمجھتا ھوں کہ حالات بہتر ھوسکتے ھیں -

تعمیرات کے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ اس بجٹ میں تعلیمات کے ایٹم میں بہت کم گنجائش رکھی گئی ہے - ہماری تعلیمی حالت خراب ہے - مفت پرائیمری ایجوکیشن کا انتظام کرنا ہمارا فریضہ ہے - ایسے تعلقات جہاں کی آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے انکے مستقر پر ہائی اسکول قایم کئے جانے چاہئیں - بعض اضلاع ایسے ہیں جہاں آبادی کے اعتبار سے کالجوں کا قیام ضروری ہے - کریم نگر کے طلبا، کو کالج کی تعلیم کےلئے ورنگل جانا پڑتا ہے - ظاہر ہے غریب طلبا، اپنا مقام چھوڑ کر مہنگی تعلیم حاصل نہیں کرسکتے - لہذا ایسے اضلاع کے مستقر پر کالج قایم کئے جائیں -

پبلک ہلتھ پربھی بجٹ میں بہت کم گنجائش رکھی گئی ہے - افسوس کی بات ہے کہ ہمارے امراض پر تحقیقات کےلئے لندن اور لیورپول میں اسکول آف ٹراپیکل میڈیسنس (School of Tropical Medicines) قایم کئے جاتے ہیں - لیکن خود یہاں کچھ نہیں ہوتا - ضرورت اسکی ہے کہ یہاں بھی ایسے ریسرچ انسٹیٹیوٹ قایم کئے جائیں تاکہ ہمارے امراض سے ہم واقف ہوسکیں -

اس قدر عرض کرنے کے بعد میں ہاؤس سے اپیل کرونگا کہ بجٹ منظور کرنے کی بجائے آنریبل فینانس منسٹر سے درخواست کی جائے کہ وہ اس کو روائز (Revise) کریں اور تعلیم - انڈسٹریز اور پبلک ہلتھ کےلئے زیادہ رقم فراہم کریں - بیروزگاری رفع کرنے کی صورتیں نکالیں - اور جاگیرات کے معاوضہ کی رقم کو ختم کرنے کےلئے جو ترمیم آئی ہے اس پر غور کریں - فی الوقت کام چلانے کےلئے کچھ رقم کی منظوری دی جاسکتی ہے -

مسٹر اسپیکر - اب ۷ بجکر ۳۰ منٹ ہوچکے ہیں - اجلاس برخواست کیا جاتا ہے - کل یہ ڈسکشن جاری رہیگا - اور ڈیمانڈس کے بارے میں ووٹس لئے جائینگے - میں یہ محسوس کررہا ہوں کہ کہیں نہ کہیں جاکر ٹائیم لمٹ لگانی ہوگی - کل دو بجے ہاؤس کی کارروائی شروع ہوگی -

The Assembly then adjourned till Two of the Clock on Saturday the 29th March 1952.
